Postal Reg. NO : PB/1023/99

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
MYTHE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 2/3

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 150 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

5/12 شوال 1420 ہجری 13/20 صلح 1379 ہش 13/20 جنوری 2000ء

لندن۔ 15 جنوری 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ، کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو دعوت الی اللہ کی خصوصی تلقین کی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے

اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا یہ بہترین نسخہ ہے کہ خدا کے بندوں کی حاجت روائی میں مصروف رہیں

خلاصہ خطبہ عیدالفطر سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸/ جنوری ۲۰۰۰ بمقام اسلام آباد لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ سنایا:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ○
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ (سورہ دہر آیت ۹-۱۰)

پھر فرمایا اس تعلق میں کچھ احادیث نبوی پیش کر رہا ہوں جن سے غریبوں کی ہمدردی اور غریبوں کی حاجت روائی کے متعلق روشنی پڑتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں بہت زیادہ برکت ہے اور ان الفاظ کی برکت سے دلوں میں غیر معمولی طور پر تحریک پیدا ہوتی ہے۔ پھر حضور نے مسلم کتاب البر کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا یہ بہترین نسخہ ہے کہ خدا کے بندوں کی حاجت روائی کرنے میں مصروف رہیں اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں جس میں آپ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہے ہوں آپ کی حاجت روائی فرماتا رہتا ہے۔

دوسری حدیث حضور نے مسلم کتاب الذکر سے بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیوی بے چینی اور کرب کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ اس حدیث میں لفظ "مسلمان" ہے لیکن اسلام کی عمومی تعلیم یہی ہے کہ جہاں بھی دکھ ہو اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دکھ دور کرنے والوں کے دکھ دور کر دیا کرتا ہے۔ اسی طرح حضور نے ایک اور حدیث بیان فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد پر کمربستہ رہتا ہے اسی طرح حضور نے ایک اور لمبی حدیث بیان فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا اے بنی آدم میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی بندہ کہے گا کہ میں تیری عیادت کیسے کر سکتا ہوں اللہ فرمائے گا کہ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا مجھے اس کے پاس پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے کھانا نہ کھلایا بندہ کہے گا اے میرے رب تو رب العالمین ہے تمام جہانوں کو کھانا کھلانے والا ہے میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تو نے مجھے کھانا کھلایا ہوتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے میرے رب تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو گویا تو نے یہ پانی مجھے پلایا ہوتا۔ فرمایا یہ بہت ہی پُر معرفت کلام ہے اللہ کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا تو بندے کیلئے ممکن نہیں مگر اللہ کے بندوں کی جب انسان حاجت روائی کرتا ہے ان کی خدمت میں مصروف ہوتا ہے تو گویا اس نے اپنے رب کی خدمت کی چنانچہ ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اوّل کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔ اسی طرح حضور نے ترمذی کتاب الجہاد سے ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو کیونکہ ضرور تم اپنے کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے رزق دیئے جاتے ہو اور مدد پاتے ہو۔ حضور نے فرمایا یہ ایسی بات ہے جسے عموماً لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ غرباء ہی امیروں کے رزق کا ذریعہ بنتے ہیں ہر پہلو سے دیکھ لیں جب تک غرباء کی مدد نہ ہو امراء کو روپیہ کمانے کا موقعہ نہیں مل سکتا پس غریبوں کی محنت کی کمائی ہی امیر کھاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اور جب غریبوں کو ضرورت پڑتی ہے تو ان سے منہ پھیر لیتے ہیں فرمایا بہت بڑا ظلم ہے پس اپنے غریبوں کی خدمت کرو ان کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جا رہا ہے۔ حضور انور نے ایک حدیث یہ بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ فرمایا اللہ کے تو بچے کوئی نہیں مگر مخلوقات اللہ کی عیال ہیں یہ بہت پیارا جملہ ہے۔ اس پہلو سے کہ جس طرح آپ اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پیار کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ کو مخلوقات میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

ایک اور حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کا بہترین گھروہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس پر احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کا بدترین گھروہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جاتی ہو۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کی سختیوں کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مساکین کو کھانا کھلا اور کسی یتیم کے سر پر ہاتھ رکھ۔

فرمایا کہ دوسروں کی ہمدردی کرنے والے کا دل از خود ہی نرم ہو جاتا ہے اس کی کمزوریاں اس کو دکھائی دیتی ہیں اس کی غربت اس کے دل پر اثر کرتی ہے فرمایا پس ہمیشہ غریبوں کی خدمت سے انسان کی اپنی خدمت ہوتی ہے اور اس کے دل کی ہر قسم کی سختیوں کو اللہ دور فرما دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر ابن ابی طالبؓ مسکینوں و محبوب رکھتے اور ان کے ساتھ بیٹھتے ان سے گفتگو فرماتے وہ آپ سے باتیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ابوالمساکین کی کنیت سے یاد فرماتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ اور حالت مسکینی میں مجھے موت دے اور مجھے قیامت کے روز زمرہ مساکین میں اٹھانا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ کیوں یارسول اللہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مساکین اغنیا سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے اے عائشہ کسی مسکین کو نہ دھتکارنا خواہ تجھے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ دینا پڑے اے عائشہ مساکین کو اپنا محبوب رکھنا اور انہیں اپنے قرب سے نوازنا خدا تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اپنے قرب سے نوازے گا۔

فرمایا یہاں چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے اور بعض دوسری روایات میں سینکڑوں سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا بھی ذکر ہے۔ تو یہ محاورے ہیں چالیس ہوں سینکڑوں ہوں جو بھی معنے ہیں مراد یہ ہے کہ غریبوں کی بخشش جلد ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان سے حسن سلوک فرمائے گا یہ طبعی بات ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل غریبوں کے ساتھ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہی سے غریبوں کی بخشش پہلے ہوگی۔ فرمایا یہ چند اقتباس احادیث کے آپ کے سامنے رکھے ہیں کیونکہ عیدوں کے موقعے پر خاص طور پر اس بات کی یاددہانی کی ضرورت پڑتی ہے اور میں ہمیشہ یاددہانی کراتا رہتا ہوں کہ اپنے غریب

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جو سب سے اہم سبق ہم نے رمضان سے سیکھا ہے وہ نمازوں کی پابندی ہے

سال 1999ء کے بعض غیر معمولی اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

سال 1999ء کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ سن 2000 جماعت کیلئے غیر معمولی برکتوں کا سال ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 جنوری 2000ء بمقام مسجد فضل لنڈن

قادیان ۷ جنوری (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ ابراہیم کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی قل لعبادی الذین آمنوا یقیموا الصلوۃ وینفقوا مما رزقنهم سرا وعلانیة من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلال۔

(ابراہیم آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ تو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کریں پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی۔ اس کے بعد حضور پرنور نے فرمایا کہ اس آیت کا انتخاب میں نے اس غرض سے کیا ہے کہ آج کے خطبے کے موضوعات میں دو باتیں اکٹھی شامل ہیں ایک وقف جدید کا اعلان ہوگا نئے سال کا اور دوسرے نمازوں کے قیام کے متعلق میں خصوصیت سے تحریک کرنا چاہتا ہوں جو دراصل رمضان کا سبق ہے جو رمضان اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے۔ حضور پرنور نے فرمایا کہ اس مختصر تعارف کے بعد سب سے پہلے میں جمعۃ الوداع کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کا دن وہ دن ہے کہ تمام دنیا میں مساجد اتنی بھر گئی ہیں کہ پہلے کبھی سارا سال بلکہ رمضان المبارک کے دوران بھی اس طرح نہیں بھری تھیں اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اور کوئی نیکی نہ بھی ہو تو صرف جمعۃ الوداع میں حاضر ہونا ہی ان کی بخشش کا سامان مہیا کردے گا۔ فرمایا بخشش ... کام تو اللہ کے ہیں وہ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے نہ بخشے مگر یہ وہم ہے کہ جمعۃ الوداع کو ایسی اہمیت حاصل ہے کہ اس میں شمولیت سے خواہ سارا سال بدیوں میں مبتلا رہے انسان کے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں، اس پہلو سے جب میں نے حدیثوں کا مطالعہ کیا تو پتہ لگا کہ حدیث میں کہیں جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں لیلۃ القدر کی اہمیت کا ذکر ہے لیکن جمعۃ الوداع کی اہمیت کا کوئی ذکر کسی حدیث میں نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرضی قصے ہیں جو بعد میں گھڑے گئے ہیں اور جب تنزل ہوا ہے مسلمانوں میں تو اس میں کسی وقت جمعۃ الوداع کا خیال آہستہ آہستہ راہ پکڑ گیا اور اس کی وجہ سے بہت سی خرابیاں لاحق ہوئی ہیں۔

یہ جمعہ نیکیوں کو وداع کرنے کا جمعہ نہیں ہے یہ سب سے پہلی اور اہم بات ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں ہر سال جمعۃ الوداع کے موقع پر میں یہی پیغام دیا کرتا ہوں کہ یہ وداع نیکیوں کا وداع نہیں ہے کہ جس طرح بچے ٹاٹا کر دیتے ہیں کہ اچھا نیکی چھٹی ہوئی تم سے رخصت ہوئے بلکہ اگر یہ جمعۃ الوداع کی کوئی اہمیت ہے تو صرف یہ اہمیت ہونی چاہئے کہ جمعۃ الوداع کے موقع پر انسان اپنے وہ سارے سبق دہرائے جو اس نے رمضان مبارک میں سیکھے تھے اور ان اسباق کو اپنے نفس پر چسپاں کرے اور پھر اگلے سال کی تیاری کرے تو یہ وداع کے ساتھ استقبال کا بھی جمعہ ہے جس کے ساتھ اگلے سال کے رمضان کے استقبال کی ذہنی تیاری ہوتی ہے حضور پرنور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت خصوصیت سے اس اہم بات کو یاد رکھے گی کہ جمعۃ الوداع کو محض رخصت کا جمعہ نہیں بلکہ استقبال کا جمعہ بھی قرار دیں گے۔

اس کے بعد فرمایا اس استقبال کے جمعہ میں ہم نے جو سب سے اہم سبق رمضان میں ہم نے سیکھا ہے وہ نمازوں کی پابندی ہے پانچ وقتہ نمازوں کی پابندی تو لازم ہے اس کے بغیر تو روزہ ہو نہیں سکتا۔ اور اس کے علاوہ تراویح یا تہجد کی نماز تقریباً فرض کی طرح ہی سمجھنی چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں مداومت اختیار فرمائی۔ پس یہ سبق ہے جو جماعت کو آئندہ سال کیلئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے تاکہ آئندہ سال کے رمضان تک اللہ تعالیٰ ہماری نیکیوں کو بقا بخشے اور ایک تسلسل عطا فرمائے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب میں امسال جو خصوصیت سے بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے امور رونما ہوئے ہیں جن کو اتفاقی نہیں کہا جاسکتا ان کے اندر ضرور کوئی گہری حکمت ہوگی۔ جو حکمتیں بھی لوگوں کی سمجھ میں آئی ہیں ان سے ایک نتیجہ ضرور اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ سال جماعت کیلئے غیر معمولی برکتوں کا سال ہوگا۔ حضور نے فرمایا اب میں اس جمعہ میں اس سال کی جو خصوصیات ہیں ان کا خاص طور پر ذکر کرتا ہوں۔ فرمایا۔ اس سال کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا تھا اور اختتام بھی جمعہ کے مبارک دن سے ہو رہا ہے۔ اس سال کے عین وسط میں ۲ جولائی کو بھی جمعہ کا مبارک روز تھا ۱۸۲ روز اس سے پہلے گذر چکے تھے

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

وقف جدید کے سال نو کا بابرکت اعلان

وقف جدید کی تحریک اب تک سو ممالک میں پھیل چکی ہے الحمد للہ صرف امسال سترہ نئے ممالک کا اضافہ ہوا ہے

چندہ وقف جدید کی وصولی کے اعتبار سے امریکہ اوّل پاکستان دوم اور جرمنی سوم رہا جبکہ بھارت کا چھٹا نمبر ہے

امسال وقف جدید کی وصولی دس لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو پونڈ بنتی ہے جو گزشتہ سال سے اکتالیس ہزار پانچ صد پاؤنڈ زیادہ ہے۔ امسال وقف جدید میں حصہ لینے والوں میں چوبیس ہزار پانچ صد اڑتیس کا اضافہ ہوا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 جنوری 2000ء

حضور اقدس نے اپنے 7 جنوری کے خطبہ جمعہ میں ہی وقف جدید کے سال نو کا بابرکت اعلان بھی فرمایا چنانچہ اس تسلسل میں اس بصیرت افروز جمعہ کا دوسرے حصہ کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا اب میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں پھر فرمایا کہ وقف جدید کا مختصر تعارف یہ ہے کہ وقف جدید کا آغاز 27 دسمبر 1957 کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور عجیب اتفاق ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خود مجھے بلا کر یہ بات سمجھائی کہ میں نے پہلا نام تمہارا رکھا ہے اس کی حکمت اس وقت تو مجھے سمجھ نہیں آسکی کیونکہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر بھی وقف جدید کے صدر رہے ہیں ان کا نام دوپر رکھنے کی کیا حکمت تھی شاید یہ مراد ہو کہ میر وقف جدید سے گہرا تعلق ہونا تھا اور وقف جدید کے سلسلے میں جتنے دورے پاکستان بھر کے دیہاتی جماعتوں کے کرنے کی مجھے توفیق ملی ہے شاید کبھی کسی انسپکٹر کو بھی اتنی توفیق نہ ملی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے کہ وقف جدید سے بچپن ہی سے میری ایک نسبت قائم ہو گئی ہے جو اللہ کے فضل کے ساتھ اس تحریک کے لئے بھی برکت کا موجب بنی ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال اس لحاظ سے یکم جنوری 2000ء سے اس تحریک کا 43 واں سال شروع ہو گیا ہے 1966 میں حضرت خلیفۃ

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے۔ ریاکار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں۔ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے

اگر جماعت احمدیہ نفاق کو دنیا سے دور کردے تو اس نے اپنے مقصد کو پالیا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲/اخاء ۱۳۷۸ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ـ الرحمٰن الرحيم ـ مٰلك يوم الدين ـ إياك نعبد و إياك نستعين ـ

اهدنا الصراط المستقيم ـ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى. يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا. مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ. وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا﴾۔(سورۃ النساء آیت ۱۴۳، ۱۴۴)

ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔ اس کے درمیان متذبذب رہتے ہیں نہ اِن کی طرف ہوتے ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرادے تو اس کے لئے تُو کوئی ہدایت کی راہ نہیں پائے گا۔

منافقت کے تعلق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو وضاحتیں فرمائی ہیں وہ بہت گہری اور پر بصیرت ہیں اور بہت سے لوگ بے چارے اپنے آپ کو خواہ مخواہ منافق سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دل کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کو بھی کبھی کبھی یہ وہم ہو جایا کرتا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی واضح تشریح فرمادی ہے کہ اس کے بعد کسی کے لئے کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔

پہلی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی مثال ایسی بھیڑ کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان متردّد ہے۔ کبھی وہ اس ریوڑ کی طرف آتی ہے اور کبھی دوسرے ریوڑ کی طرف چلی جاتی ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ابن عمرؓ سے ہی یہ روایت مروی ہے البتہ اس کے آخر میں لَا تَدْرِیْ اَیَّھُمَا تَتْبَعُ کے الفاظ آئے ہیں کہ وہ نہیں جانتی کہ وہ کس کے پیچھے چلے۔ اس میں جو دوسرا حصہ ہے مسند احمد کا، صرف اس میں ایک شبہ یہ پڑتا ہے کہ وہ منافق نہیں ہے بلکہ اس کو علم نہیں ہے۔ مگر جو پہلی حدیث ہے وہ بالکل واضح ہے کہ وہ دو ریوڑوں کے درمیان گھومتی پھرتی ہے۔ اور اگر تو لاعلمی کی وجہ سے ہے پھر تو اس کو منافقت نہیں کہا جاتا لیکن اگر اس کو یہ پتہ ہو کہ کس ریوڑ کی ہوں اور وہ کبھی اِدھر جائے کبھی اُدھر جائے تو یہ منافقت ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ اشارہ فرمارہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہونگی وہ منافق ہو گا۔ یہ بہت ہی اہم اور واضح حدیث ہے اس لئے اس سے منافقت کو پہچاننے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک خصلت کسی شخص میں پائی جائے گی تو اس میں اسی نسبت سے نفاق ہوگا'۔ یعنی چاروں خصلتیں اگر نہ ہوں تو کلیۃً نفاق سے پاک ہے مگر چار خصلتوں میں سے ایک بھی پائی جائے تو اس درجہ تک اس میں نفاق ہو گا یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ جب معاہدہ کرتا ہے تو بدعہدی کرتا ہے اور جب وہ جھگڑتا ہے تو بدزبانی سے کام لیتا ہے'۔

میں نے پہلے بھی ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ یہ علامات سو فیصد پاکستان کے مولویوں پر صادق آتی ہیں۔ ایک بھی علامت نہیں ہے جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا احمدیوں سے زیادہ کون گواہ ہو گا کہ ہر بات میں جھوٹ ہے۔ ایک بھی بات نہیں جو جھوٹی نہ ہو۔ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نواز شریف سے بھی وعدے کئے ہوئے تھے اب وہ نہیں رہا تو کیسا پھر گئے ہیں۔ بہت بے حیا قوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لفظ میں ان کا حلیہ بیان فرمایا ہے "اے بدذات فرقۂ مولویاں"۔ اس سے زیادہ غصے کا اظہار کیا نہیں جاسکتا اور اس سے زیادہ شرافت کے ساتھ غصے کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ "اے بدذات فرقۂ مولویاں" تو یہ وہی فرقۂ مولویاں ہے جس کی نشانیاں رسول اللہ ﷺ بیان فرمارہے ہیں۔ 'جب معاہدہ کرتا ہے تو بدعہدی کرتا ہے'۔ کتنے معاہدے کئے ہیں انہوں نے جن کو توڑ دیا ہے۔ 'اور جھگڑتا ہے تو بدزبانی سے کام لیتا ہے'۔ یہ بھی خاص مولوی کی علامت ہے اور نہایت ہی بدتمیز، گندہ گو اور بداخلاقی سے کام لینے والا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے جو نقشہ کھینچا تھا وہ آج بعینہٖ پورا اتر رہا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو ایمان لائے ہو مگر ایمان جن کے دل تک نہیں پہنچا، مسلمانوں کو دکھ نہ دیا کرو اور اِن کی عیب چینی نہ کیا کرو اور نہ اُن کی کمزوریاں تلاش کرنے میں لگے رہا کرو۔ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ بھی اس کے عیب تلاش کرتا ہے۔ اور جس کے اللہ عیب تلاش کرے تو وہ اُس کے عیب لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے۔ خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی چھپا بیٹھا ہو۔

ابو الشعثاء بیان کرتے ہیں یہ حدیث سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ ہم اپنے امراء کے پاس جاتے ہیں تو ایک بات کہتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو اَور بات کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم اسے نفاق شمار کیا کرتے تھے۔

اب یہ بھی ایک عام عادت ہے اپنے امراء کے پاس جا کے انہیں خوش کرنے کے لئے کچھ کہہ دیا، باہر نکلے تو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ پس یہ بھی ایک ایسی عادت ہے جو اب کہہ نہیں سکتا، غالباً بہت سے مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ صرف پاکستان کی بحث نہیں ہر جگہ یہی حال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو نفاق سے بچائے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن جماعت کے ساتھ پہلی تکبیر میں شامل ہو کر نماز پڑھی اس کے لئے دو براءتیں لکھی گئی ہیں۔ آگ سے براءت اور نفاق سے براءت۔

اب اس مسجد میں خدا کے فضل سے اس وقت بھی لوگ موجود ہیں جو چالیس چھوڑ کے اسی پہلی تکبیروں میں شامل ہوتے ہیں۔ دن ہو رات ہو بارش ہو برف ہو اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ سب جگہ دنیا میں احمدیوں کا یہی حال ہوگا جہاں تک توفیق ہو جہاں مسجد قریب ہو وہاں کوشش کرنی چاہئے کہ پہلی تکبیر میں شامل ہو سکیں۔ دو براء تیں لکھی گئی ہیں آگ سے بریت اور نفاق سے بریّت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'منافقوں پر سب سے بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں'۔ یہ ایک تو اندھیرے میں ہوتی ہیں کوئی نہ آئے اندھیرے میں تو پتہ نہیں لگتا اور دوسرا یہ کہ اس اندھیرے میں اٹھ کر ان کا آنا دل پر بڑا بوجھ ہوتا ہے۔ تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں 'اگر وہ ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو ان دونوں نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاضر ہوتے خواہ گھٹنوں کے بل۔ اس کے بعد فرماتے ہیں 'میرا دل چاہتا ہے کہ نماز کا حکم دوں اور کسی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر اپنے ساتھ کچھ آدمیوں کو جن کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں لے کر ایسے لوگوں کے گھروں کو جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں'۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جیسا شفیق بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ انسان وہ بھی منافقوں کے متعلق اتنی سخت بات جو کہہ رہے ہیں تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کا یہاں جل جانا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ جہنم کی آگ میں جلیں اور یہی ان کا کفارہ ہو جائے گا۔ مگر یہ ایک محاورے کی بات ہے۔ نعوذ باللہ یہ مطلب تو نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ خود واقعی اٹھتے اور کسی اور کے سپرد کر کے گٹھا اٹھاتے۔ تو یہ گہری فراست کی باتیں ہیں جن پر غور کرنے سے انسان کو حقیقت کا حال سمجھ آتا ہے۔

(اس موقعہ پر حضور انور نے گلا تَر کرنے کے لئے پاس پڑے ہوئے گلاس سے پانی پیتے ہوئے فرمایا لوگوں نے مجھے کئی قسم کے یہ گلاس بھیجے ہیں جن میں پانی بہت گرم رہتاہے اور ڈھکنا بھی میں نے اتار دیاہے مگر ابھی بھی بالکل گرم پانی ہے)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات۔ "نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے"۔ (نور الحق روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶۶)

پھر فرمایا "یاد رکھو جس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ حصہ شیطان کا ڈالا ہو وہ منافق ہے"۔ اب یہ بہت گہری اور پر بصیرت تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی خوش کیا اور تھوڑا سا حصہ نفسانی بیچ میں داخل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کو تو پاکیزہ روح سے خوشی ہوتی ہے اور اگر طبیعت میں منافقت نہ ہو اور انسان صادق دل ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور ایک چھوٹی سی کھجور کا ٹکڑا بھی پیش کرے تو اس کو بھی وہ قبول فرماتا ہے۔ لیکن اگر اسمیں منافقت ہو اور شیطان یعنی نفس یا کسی اور کا حصہ بیچ میں ڈالا گیا ہو تو وہ سارے کا سارا اللہ کی طرف سے ردّ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رکھو جس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ حصہ شیطان کا ڈالا وہی منافق ہے"۔

پھر فرماتے ہیں "میں یقیناً جانتا ہوں کہ ریاء کار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں"۔ ریاکار اور خوشامدی۔ خوشامدی کا منافق ہونا تو بالکل واضح ہے۔ وہی بات ریاکار کی ہے کہ خوشامد کرتے ہیں جو دنیا کے بڑے آدمی کی وہ محض خوش کرنے کی خاطر کرتے ہیں مگر دل میں ان کے ان کی عزت نہیں ہوا کرتی۔ "اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نفاق کو دور کرنے آئے ہیں"۔ یہ احمدیت کا مقصد ہے۔

اگر جماعت احمدیہ نفاق کو دنیا سے دور کر دے تو اس نے اپنے مقصد کو پالیا۔ سب برائیوں کی جڑ نفاق ہے اسی لئے جہنم کے ذلیل ترین حصے میں منافقوں کو بیان کیا گیا ہے، ارزل حصے میں ۔ کیونکہ اگر آپ غور کر کے دیکھ لیں تو منافقت سب ریاکاریوں کی جڑ ہے۔ دلیر انسان ہو، بہادر ہو۔ سچی بات کہنے میں اور حکمت کو ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ یہ دو باتیں جو ہیں یہ ضروری ہیں دنیا میں۔ اور اگر حکمت کے پیش نظر نرم بات کی جائے تو اس کو منافقت نہیں کہتے۔ سچی بات اگر ایسے طریق پر کی جائے کہ اس کا دوسرے کے دل پر اثر ہو اس کو ہرگز منافقت نہیں کہا جاتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم تو سچی بات کریں گے اور منہ توڑ بات، نہایت بدتمیزی سے بات کرتے ہیں۔ وہ منافقت سے بھی بدتر ہیں کیونکہ سچی بات کے نام پر وہ اپنے بھائی کو دکھ پہنچاتے ہیں اور دل کا بغض نکالتے ہیں اور دل میں بغض رکھنا بھائی کے خلاف یہ خود بھی منافقت ہی کی علامت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو منافق وہی نہیں جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو"۔

اب دیکھیں "وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضوان اللہ علیہم نے پوچھا کیوں روتے ہو۔ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں پیغمبر ﷺ کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی سی معلوم ہوتی ہے مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے۔ پھر دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو۔ انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے۔ ایک حالت پر کبھی بھی انسان نہیں رہ سکتا۔ اور جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قرب میں جو عظیم حالت پیدا ہوتی ہے اس کے بیان کے لئے اس سے بہتر کیا اظہار ہو سکتا تھا کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ "تو اب دیکھو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے۔ جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے"۔ یہ بات میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ "جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے"۔

اس سلسلہ میں ایک لمبا سلسلہ خطبات کا پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اپنی دینی غیرت کو سنبھالو ۔ جو لوگ خدا اور رسول کے خلاف مذاق کرتے ہیں یا بیہودہ باتیں کرتے ہیں یا عام نیک لوگوں کے خلاف بیہودہ باتیں کرتے ہیں اور ان کو ہنساتے ہیں تو یہ نہایت زہریلی منافقت ہے اور اس سے انسان کی نیکیوں کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

"دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت واستقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے۔ جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہو گی"۔

یہ جو دعا پر تان توڑتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، اس سے تو اتنا دل راضی ہوتا ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ دعا پر اس زمانے میں جتنا زور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے دنیا میں کسی نے کبھی نہیں دیا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے۔ اس دور میں آپ کی مکمل نمائندگی دعا کے معاملے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔

"جو انسان داخلِ سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلے سے دور رہتا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین لکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یک رنگی ہوتی ہے"۔

کافر منافق سے برتر کیوں ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ جو کچھ ہے وہ سامنے کھول کے بیان کر دیتے ہیں اور مغربی سوسائٹی میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ برائی ہو، بھلائی، ہو جو کچھ ہو سوائے اس کے کہ چند لوگ چھپاتے ہونگے مگر اکثر اپنے حال کو ظاہر کرتے ہیں۔

فرمایا "میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اِنَّ

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر ہے۔ اس لئے کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے۔ اگر مومن کو خاص امتیاز نہ بخشا جائے تو مومنوں کے واسطے جو وعدے ہیں وہ کیونکر پورے ہونگے۔ لیکن جب تک دورنگی اور منافقت ہو تب تک انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّار"۔

یہ باتیں جماعت کو خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ ہر قسم کی دورنگی، ہر قسم کی منافقت سے باز آجائیں اور پھر دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کے اہل ہونگے۔

"نفاق اور ریاکاری کی زندگی لعنتی زندگی ہے۔ یہ چھپ نہیں سکتی آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے پھر سخت ذلیل کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی چیز کو چھپاتا نہیں، نہ نیکی کو نہ بدی کو"۔

اب نیکوں اور بدوں کا یہ کتنا نمایاں فرق ہے۔ نیک اپنی نیکی کو چھپا رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر ☆ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اتنی نیکی چھپاتے تھے اپنی کہ مسجد میں بعض دفعہ ساری رات گزارتے اور وہیں نیند آتی تو مسجد کا خادم آپ کو صف میں بھی لپیٹ دیا کرتا اندھیرے میں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے دیکھو کتنا شہرۂ عالم بنا دیا ہے۔ زمین کے کناروں تک آپ کی آواز پہنچی ہے۔ ایک آواز کو کروڑ آواز میں بدلا ہے اور **اگلے سال آپ دیکھیں گے انشاء اللہ وہ ایک کروڑ آواز دو کروڑ آوازوں میں تبدیل ہو جائے گی۔** تو یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے وہ چھپی ہوئی نیکی کو ایسا ظاہر کرتا ہے کہ زمین کے کناروں تک وہ شہرت پا جاتی ہے اور اگر بد اپنی بدی کو اس سے چھپائے تو اس کو بھی وہ ننگا کر دیتا ہے، کر سکتا ہے اگر چاہے۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم ہوا تو پیغمبر ہو کر فرعون کے پاس جا تو انہوں نے عذر ہی کیا۔ اس میں سِرّ یہ تھا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے پورا اخلاص رکھتے ہیں وہ نمود اور ریاء سے بالکل پاک ہوتے ہیں۔ سچے اخلاص کی یہی نشانی ہے کہ کبھی خیال نہ آوے کہ دنیا ہمیں کیا کہتی ہے۔ جو شخص اپنے دل میں اس امر کا ذرا بھی شائبہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے۔ سچا مخلص اس امر کی پرواہ ہی نہیں کرتا کہ دنیا اسے نیک کہتی ہے یا بد۔ جب کوئی ابتلاء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے"۔

"فِي قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ یہ مرض ابتلا ہی کے وقت بڑھتی ہے اور اپنا زور دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی"۔

پھر فرماتے ہیں "ہم ان مخالفوں کے وجود کو بھی بے مطلب نہیں سمجھتے۔ ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں"۔ یہ لمبی کہانی ہے جو جماعت احمدیہ کے اوپر گزر رہی ہے اور اس کی تفصیلات بیان کریں تو کئی خطبات کی ضرورت پڑے گی۔ "ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے"۔ خدا تعالیٰ کی غیرت کے اتنے واقعات ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے اور ان ظالموں کو سمجھ نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مار رہی ہے۔ اندھے اپنے اندھیاروں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور ان سے خدا تعالیٰ انتقام بھی لیتا چلا جاتا ہے مومنوں کی خاطر۔ لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیوں ہو رہا ہے۔

"ان کی چھیڑ چھاڑ اللہ تعالیٰ کو غیرت دلاتی ہے اور اس کی نصرت اور تائیدات کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاص نشان ہوتا ہے۔ وہ اپنی پرستش کرانا نہیں چاہتے جس طرح پر وہ لوگ جو پیر بننے کے خواہشمند ہیں چاہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی پوجا کرائے تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے ان انسان کے بچے اس پوجا کے مستحق نہ ہوں"۔ ظاہر ہے اگر انسان پوجا کا مستحق ہے تو ہر انسان پھر پوجا کا مستحق ہے۔ انسانیت تو برابر ہے سب میں۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ ایک مرید اس مرشد سے ہزار درجہ اچھا ہے جو مکر کی گدی پر بیٹھا ہوا ہو کیونکہ مرید کے اپنے دل میں کھوٹ اور دغا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اخلاص کو چاہتا ہے اور ریاکاری کو پسند نہیں کرتا"۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ اس امت کو منافق نہیں بنانا چاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو نفاق سے ڈراتا ہے اور اس طریق زندگی کو بدترین حالت بیان فرماتا ہے اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ کسی پکے مسلمان کی غیرت اور حمیت یہ کب گوارا کر سکتی ہے کہ اپنے معتقدات اور مذہبی مسلمہ پیارے عقائد کے خلاف سن سکے یا اُن کی توہین ہوتی دیکھ سکے یا ایسے لوگوں سے جو اس کے بزرگوں کو جن کو وہ دین کا پیشوا یقین کرتا ہے برا کہنے والے یا گالیاں دینے والوں سے سچی محبت اور اتفاق رکھ سکے۔ ہمارے نزدیک تو ایسا انسان جو بایں ہمہ کسی سے محبت و مودّت رکھتا ہے دنیا کا کُتا اور منافق ہے کیونکہ سچے مسلمان کی غیرت یہ چاہ سکتی ہی نہیں کہ وہ نفاق کرتا ہے"۔

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء میں یہ بیان ہے کہ "نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا"۔ کتنے ہی اندھے ہیں کہ خدا کے فضل سے ایمان کے لحاظ سے سوجاکھوں سے بہت بہتر ہیں۔ "مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

(دوران خطبہ گرم پانی پیتے وقت حضورانور نے فرمایا مجھے ویسے تو اتنی کوئی ضرورت نہیں لگتی لیکن لوگ بہت خوش ہوتے ہیں جب میں گرم پانی پیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا 'یہ صرف پانی ہے اور شہد ملا ہوا ہے۔ ایک دفعہ ایک عرب نے جا کر مضمون لکھا تھا کہ وہ خلیفہ ایسا ہے جو ہر منٹ کے بعد کافی کا گھونٹ پیتا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ صرف پانی اور شہد ہے اور کچھ بھی نہیں ہے اس میں)۔

"محبوب الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع کی جاوے۔ سچی اتباع آپ کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ آج کل لوگوں نے اتباع سے مراد رفع یدین، آمین بالجہر اور رفع سبابہ ہی لے لیا ہے"۔ یعنی انگلی اٹھانا، اس کے اوپر قتل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض مسجدوں میں ایسے لوگ تھے جن کا یہ عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ شہادت کی انگلی اٹھایا کرتے تھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے ہوئے۔ کوئی بے چارہ غلطی سے اس مسجد میں چلا جائے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ انگلی نہیں اٹھایا کرتے تھے تو مسجد سے نکلنے سے پہلے اس انگلی سے محروم ہو جایا کرتا تھا۔ انگلی کاٹ کر پھینک دیتے تھے اور یہی حال ان لوگوں کا تھا جو برعکس کرتے تھے بے چارے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع اپنی جگہ ضروری ہے مگر یہ اتباع نہیں، یہ جہالت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انگلی اٹھاتے تھے یا نہیں اٹھاتے تھے مگر دونوں طرح اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تو پھر بھی کہتے تھے تو وہی بنیاد ہے اصل حقیقت کی۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اسی طرح رفع یدین کا حال ہے"۔ تکبیر کہہ کر ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھا دینا اس کو رفع یدین کہتے ہیں۔ آمین بالجہر بھی اسی کا حصہ ہے۔ بعض مساجد میں آمین بالجہر کی عادت ہوتی ہے۔ بعض قوموں میں آمین بالجہر کی عادت ہوتی ہے۔ انڈونیشیا کے لوگوں کو آپ دیکھیں جب آتے ہیں جلسے پر تو پوری گا کے آمین کہہ کے وہ ساتھ دیتے ہیں۔ اور شروع شروع میں تو میرے لئے مشکل ہوتا تھا برداشت کرنا لیکن اب عادت پڑ گئی ہے۔ بہت گا کے ترنم سے آمین۔ یہ ملکی اور قومی ایک روایت ہے جس پہ چل رہے ہیں، کوئی حرج نہیں۔ بے شک آمین کہیں۔ جو نہیں کہنے والے ان کا کوئی حق نہیں کہ ان پہ اعتراض کریں اور اِن کا کوئی حق نہیں کہ نہ کہنے والوں پر اعتراض کریں۔

"سچے مومن اور مخلص مسلمان کی ترقیوں اور ایمانی درجوں کا آخری نقطہ تو یہی ہے کہ وہ سچا متبع ہو اور آپ کے تمام اخلاق کو حاصل کرے۔ جو سچائی کو قبول نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

دھوکہ دیتا ہے کروڑوں مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور مسجدیں بھی بھری ہوئی نظر آتی ہیں مگر کوئی برکت اور نور ان مسجدوں کے بھرے ہونے سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ وہ سب کچھ جو کیا جاتا ہے محض رسوم اور عادات کے طور پر کیا جاتا ہے۔ وہ سچا اخلاص اور وفا جو ایمان کے حقیقی لوازم ہیں ان کے ساتھ پائے نہیں جاتے۔ سب عمل ریاکاری اور نفاق کے پردوں کے اندر مخفی ہوگئے ہیں۔ جونہی انسان ان کے حالات سے واقف ہوتا جاتا ہے اندر سے گند اور خبس نکلتا آتا ہے۔ مسجد سے نکل کر گھر کی تفتیش کرو تو ننگ اسلام نظر آئیں گے۔ مثنوی نے ایک حکایت لکھی ہے"۔ یہ بہت غور سے سننے والی ہے۔ "کہ ایک کوٹھا ہزار من گندم سے بھرا ہوا خالی ہوگیا۔ اگر چوہے اس کو نہیں کھاگئے تو کہاں گیا۔ پس اسی طرح یہ پچاس برس کی نمازوں کی جب برکات نہیں ہوتیں اگر ریاء اور نفاق اور باطل نے ان کو حبط نہیں کیا تو وہ کہاں گئیں"۔ پچاس برس کی نمازیں بھی اگر برکت نہیں پیدا کرتیں، دل کی سچائی نہیں پیدا کرتیں، ایمان کی خصلتیں پیدا نہیں کرتیں تو وہ ایک کوٹھے کی طرح جس میں ہزار من گندم بھری ہوئی ہو اس کی طرح چوہا چپ کر کے کھاتا جاتا ہے اور اس کی یہ منافقت اس کے تمام اعمال کو کھا کر ردّی کردیتی ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران تشہد کے بعد حضور انور نے ایک وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے جان کے دونوں طرح سے اس روایت کو پڑھا ہے کیونکہ ہبش صاحب جو جرمنی کے ہیں وہ بہت باریک باتیں نوٹ کرتے ہیں کسی ایک روایت میں انہوں نے پڑھ لیا کہ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بھی آتا ہے تو مجھے لکھا کہ آپ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه نہیں پڑھتے۔ میں نے پڑھ کے دکھایا ہے کہ ایک روایت میں بھی آئے تو تشہد ہی ہے۔ یہ کہنے میں حرج کیا ہے عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه مگر جو ہم نے تحقیق کی ہے اکثر حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه اتنا ہی کافی ہے۔ میں پھر آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ فراخدلی پیدا کیا کریں حدیث خواہ ایک بھی ہو اس کی متابعت کرنے میں جو سچی حدیث ہوتی ہے کوئی بھی نقصان نہیں۔ اس لئے آپ کریں یا نہ کریں آپ دونوں طرح برابر ہیں۔ خدا کے حضور بالکل بری الذمہ ہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

میرے داداجان الحاج بشیر احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

میرے داداجان جناب حاجی بشیر احمد صاحب سن ۱۹۱۴ء میں ضلع سہارنپور اُترپردیش کے موضع بجوپورہ میں پیدا ہوئے۔ موصوف بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز، اور دل کھول کر سخاوت کرنے والے انسان تھے۔ احمدیت کا جذبہ اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ شادی کے موقعہ پر اُن کے والد محترم نے برادری والوں کے کہنے پر غیر احمدی امام کے پیچھے نماز ادا کرلی۔ اس پر آپ اپنے والد محترم سے ناراض ہو کر تین دن بھوکے، پیاسے پیدل سہارنپور سے سفر کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اُس وقت آپ کی عمر صرف ۱۷ سال تھی۔

ایک مرتبہ علاقہ میں زبردست طاعون کی بیماری پھیلنے پر موصوف کا پورا خاندان اُجڑ گیا۔ صرف آپ اور ایک معصوم بچی ہی گھر میں زندہ رہ گئے۔ اس پر خاندان کے ایک حاجی نتھو نامی شخص نے تمسخر کرتے ہوئے کہا کہ بشیر اب تو تیرا نام اور گھر میں جھاڑو دینے والا بھی کوئی نہیں بچا۔ ابھی بھی وقت ہے ایمان لے آ۔ اس پر آپ نے بڑے استقلال سے فرمایا کہ میرے گھر میں ابھی ایک جھاڑو دینے والی زندہ ہے۔

سن ۱۹۵۰ء کا واقعہ ہے کہ آپ کی بڑی بیٹی بتول بیگم صاحبہ کی شادی کے موقع پر برادری والوں نے آپ کا سوشل بائیکاٹ کیا۔ اور متفقہ طور پر سب نے یہی فیصلہ کیا کہ کوئی اپنے کنوئیں و نل سے آپ کو پانی نہ بھرنے دے۔ اس پر آپ نے ہمّت نہ ہارتے ہوئے بڑے حوصلہ کے ساتھ باراتیوں کیلئے ایک کلو میٹر دور نہر سے پانی ڈھو کر اپنی ثابت قدمی سے سچے ایمان کا مظاہرہ کیا۔

اس کے علاوہ پورے خاندان میں اپنی دیانت داری اور ایمانداری کی وجہ سے ہر دلعزیز تھے۔ موصوف ہمیشہ قرآن کریم کا مطالعہ بڑے ہی غور سے کیا کرتے تھے۔ بحث و مباحثہ میں بڑے بڑے مخالف مولویوں کے دانت کھٹے کر دیتے تھے۔ آپ کی ساری زندگی اپنے رشتہ داروں اور خاندان والوں کی مخالفت کی وجہ سے تنہائی میں گزری۔ داداجان بفضلہ تعالیٰ سخاوت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی سائل نے خدا کے نام پر کچھ مطالبہ کیا تو اس کے ننگے جسم کو دیکھتے ہی داداجان نے وہ نئی قمیض جو کہ اُسی روز پہنی تھی اُتار کر اس کی خدمت میں پیش کردی بلاناغہ گاؤں کے یتیم مسکین و بیوگان کی خدمت میں روزانہ کھانا پہنچاتے اپنی اولاد کے ظلم سے پریشان گاؤں کے سفید پوش بھی متواتر داداجان کے پاس آکر کھانا کھاتے۔

داداجان کو قادیان سے بے انتہا محبت تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کا ایک سال موقعہ خاکسار کے والد محترم کو تو دوسرے سال چچا محترم کو ملتا تاکہ مرکز سے رابطہ قائم رہے کسی شخص کے احمدیت کی شان میں گستاخی کرنے پر انجام کی پرواہ کئے بغیر فوری اُس کو منہ توڑ جواب دیتے چاہے وہ کتنا ہی دبدبہ و اثر رسوخ والا ہی کیوں نہ ہو۔ احمدیت کی شان میں گستاخی داداجان کو قطعاً برداشت نہ تھی ایک مرتبہ داداجان کی ہمشیرہ جو کہ قریب کے ہی علی پورہ نامی گاؤں میں غیر احمدیوں میں بیاہی گئیں تھیں داداجان کو اپنی اس ہمشیرہ سے لگاؤ و محبت تھی دونوں بھائی بہن ایک ساتھ حج کرنے گئے تو اُس موقعہ پر داداجان کی ہمشیرہ نے احمدیت کی شان میں گستاخی کردی جس بناء پر داداجان نے اُسی روز سے اُس سے واسطہ ختم کردیا اور پھر دوبارہ اُس کے گھر نہیں گئے داداجان کی ہمشیرہ نے بہت کوشش کی کہ داداجان اُس کے گھر آئیں یہاں تک کہ بھائی سے رابطہ کے انتظار میں وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئی مگر داداجان اُس کی وفات پر اُس کے گھر نہیں گئے۔

گاؤں میں ہی دارالعلوم دیوبند سے فارغ ایک مولوی کا اکثر داداجان سے بحث مباحثہ ہوتا اور ہمیشہ اُس کی شکست ہوتی علاقہ میں اُس کے مقابل کا کوئی نہ ہونے کی وجہ سے اُسے ولی اللہ کا خطاب حاصل تھا تکبر میں مبتلاء تھا اُس کی داداجان کے آگے ایک نہ چلتی جس سے وہ ہتک محسوس کرتا اور داداجان سے بغض و کینہ رکھتا اور نیچا دکھانے کے منصوبے بناتا بالآخر ایک دن اُس کے منصوبہ کے تحت داداجان نے مناظرہ کا چیلنج قبول کرتے ہوئے تمام تر خطروں کے باوجود آدھی رات کو گھر سے نکل کر دہلی پہنچے اور اپنے ساتھ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کو لائے گاؤں میں مناظرہ شروع کر دیا یہ مناظرہ اُس وقت اتنا زبردست تھا کہ آسپاس کے اضلاع سے بھی اس میں مخالفین مولوی و عوام کی شرکت ہوئی اپنی دال گلتی نہ دیکھ کر اس مولوی کے اشارہ پر مخالفین نے پتھراؤ کر دیا فساد برپا ہونے پر داداجان ہمت نہیں ہارے اور یہی فرماتے رہے کہ دلائل کا جواب پتھر سے نہیں بلکہ دلائل سے دو مگر ہزاروں کی تعداد میں موجود کوئی مخالف داداجان کے دلائل کا جواب نہ دے سکا۔ بعد میں اس مولوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں یہ کہہ کر کہ مرزا قادیانی کی موت بیت الخلاء میں ہوئی ہے گستاخی کردی جس کے جواب میں داداجان نے کہا کہ خدا کرے تیری موت اسی طرح ہو اور ایسا ہی ہوا داداجان کی زبان سے نکلے الفاظ کے مطابق کئی سال کی ذلت و رسوائی کی بدتر زندگی برداشت کرنے کے بعد وہ مولوی ایک غلیظ موت کا شکار ہوگیا۔ داداجان صاحب الہام شخصیت تھے اور بسا اوقات کسی حادثہ کے رونما ہونے سے قبل ہی اُس کے متعلق بیان کردیتے جو بعدہ پوری ہوتی احمدی ہونے کی وجہ سے دور دراز علاقہ میں بھی داداجان کی شہرت تھی۔ ہمیشہ جب بھی داداجان خلیفہ وقت کا بذریعہ ٹیپ خطاب سنتے تو یہ کہتے ہوئے کہ خدا کا خلیفہ خطاب فرمائے اور ہم اوپر بیٹھیں چارپائی سے نیچے اُتر جاتے اس طرح سے داداجان کے دل میں خلیفہ وقت کی بے انتہا عزت و احترام کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا داداجان وعدہ کے بہت پابند تھے جب کسی شخص سے کوئی وعدہ کرلیتے تو چاہے کتنی ہی مشکلات کا کیوں نہ۔۔ سامنا کرنا پڑے مگر وہ وعدہ ہر حال میں پورا کرتے۔ داداجان اکثر مطالعہ قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ تبلیغی کاموں میں مشغول رہتے تھے۔

آپ ۲۷/ اگست ۱۹۸۵ء کو اپنے مولیٰ حقیقی کو جاملے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ آپ کے چار پوتے بشمول خاکسار بطور مبلغ و معلم خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔

(عقیل احمد سہارنپوری خادم سلسلہ مہاراشٹر)

بقیہ صفحہ (10)

بشاش اور نورانی چہرہ اور اطمینان بخش مسکراہٹ سے لوٹے۔ پھر موصوف نے قادیان کے سفر، مقدس مقامات اور روحانی جلسہ کی مصروفیت اور کیفیت بیان کی تو تمام لوگ محظوظ ہوئے اور سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ان مفسد ملاؤں کو اب دوبارہ اپنے گاؤں میں قدم نہ رکھنے دیں گے۔

اس طرح کے واقعات ہر جماعت سے متعلق بکھرے پڑے ہیں ہر واقعہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نشاندہی کرتا ہے ان تمام واقعات کو یہاں قلمبند کرنا تو ناممکن ہے۔ چند واقعات پیش کئے ہیں۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانی ایک واقعہ بیان کر کے اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء کے موقع پر ہندوستان کی تبلیغی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "اسی طرح ایک معلم جو فوت ہوچکے ہیں انہوں نے اپنے مرنے سے پہلے جن لوگوں کو زندہ کیا تھا وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ یعنی وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے گی۔ اس جماعت کو کوئی نہیں مار سکتا۔ صوبہ آندھرا پردیش کے ویسٹ گوداوری علاقہ کی ایک بڑی جماعت جو چند سال قبل ہوئی تھی وہاں اسی سال ستمبر میں ہمارے معلم نصیر احمد صاحب کی وفات ہوگئی۔ وہ میدان جہاد میں ہی فوت ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ اس پر غیر احمدیوں کا وفد وہاں پہنچا اور نو مبائعین پر زور ڈالا کہ قادیانی مولوی تو مر گیا اب تم اس راستہ سے ہٹ جاؤ۔ نو مبائعین نے جواب دیا جو راستہ مولوی نصیر احمد مرحوم ہمیں دکھا گیا ہے اب ہم اور ہماری نسلیں بھی اس سے ہرگز نہیں ہٹیں گی آئندہ اس طرف کا رخ نہ کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس مرنے والے کی کوششوں کو زندہ کردیا۔ یعنی جماعت پیدا کردی جو ہمیشہ زندہ سے زندہ تر ہو چلی جائے گی"۔ (اخبار بدر ۲۱/ جنوری ۱۹۹۹ء)

اللہ تعالیٰ تمام نومبائعین کو ثبات قدم بخشے معاندین کی شرارتوں سے محفوظ رکھے

دیوبندیوں کی ابلیسی فطرت

...... مکرم محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ......

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے (مشکوۃ کتاب العلم)

دیوبندی رسالہ دارالعلوم کے صفحہ ۲۱ پر قادیانی نبی کی آسمانی شادی کے عنوان سے کسی ملاں محمد اقبال رنگونی مانچسٹر کا استہزائی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم والی پیشگوئی کو لیکر شائع ہوا ہے (دارالعلوم دیوبند صفحہ ۲۱ اگست ۱۹۹۹)

چونکہ مخالف کے نزدیک محمدی بیگم کا نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہیں ہوا اس لئے نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں۔ اگر یہ نکاح ہو جاتا تو کیا یہ مولوی رنگونی اور اس کے استاد اور تمام دیوبندی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیتے؟ ہرگز نہیں مانتے۔ کیونکہ جن لوگوں کو جھوٹ کی روٹی کھانے کا چسکا پڑ چکا ہے وہ سچ کی روٹی قبول نہیں کرتے یہ مانچسٹر تک کا سفر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے نتیجہ میں عطا ہوا ہے ورنہ کہاں دو ٹکے کا ملاں اور کہاں مانچسٹر جب تک خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کسی انسان کی فطرت میں قبولیت حق کا مادہ نہ رکھے وہ شیطان کی اطاعت کا پابند رہیگا۔ لاکھ دلیلیں لاکھ ثبوت صداقت کے دیں نمرودیت و فرعونیت نہیں بدلتی۔ گھر کے بازو ابوالحکم تھا مگر فطرت میں قبولیت حق کا نور والا مادہ نہیں تھا اس لئے ابو جہل کہلایا۔ حضرت بلال کو وہ نور والا مادہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ملا آپ رضی اللہ عنہ کہلائے۔ اور دیوبند بھی قادیان کے بازو میں ہے مگر خدا کے فضلوں سے محروم ہو کر تکذیب کی روٹی پر جی رہا ہے۔ قادیان سے ہونے والے انتشار نور کے نتیجہ مین دنیا کی ایک سو ساٹھ ممالک کے اعلیٰ سے اعلیٰ ادنیٰ سے ادنیٰ اقوام کے افراد حق کو قبول کر گئے صرف امسال ایک کروڑ افراد، جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے مگر دیوبندیوں کی فطرت نہیں بدلی آنکھیں نہیں کھلی۔

انبیاء علیہم السلام کی تاریخیں ان کی لائی کتابیں گواہ ہیں کہ کسی بھی نبی کو اس کی قوم گل مالائیں لیکر اس کا استقبال نہیں کرتی نہ اسٹیج پر بلا کر عزت واحترام کی کرسی پیش کی ہے تو آج ہم اس کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔ اس پیشگوئی پر جو بھی اعتراضات یہ مولوی صاحبان کر رہے ہیں وہی اعتراضات بعض انبیاء علیہم السلام پر بھی لگ چکے ہیں۔ مثلاً حضرت یوسف علیہم علیہ السلام پر الزام عزیز مصر کی بیوی کو لیکر لگا حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی ایک عورت کو لیکر الزام لگا۔ حضرت سلیمان پر بھی الزام لگا۔ حضرت مریم علیہ السلام پر بھی الزام لگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگا کہ ایک فاحشہ عورت اپنی حرام کی کمائی کا تیل آپ کے سر پر ڈالا اور پاؤں دھوئے۔ بدکار یہودیوں اور عیسائیوں نے تمام مطہروں و مقدسوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت زید کی بیوی حضرت زینب کے واقعہ کو لیکر الزام لگایا اور آج آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے مقدس غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اسی طرح کا اعتراض دیوبندی کر رہے ہیں۔ ہے کوئی فرق؟ کوئی فرق نہیں ہے یہ تاریخی سنت ہے جو دوہرائی جارہی ہے حالانکہ دیوبندیوں کو یہ سب کچھ معلوم ہے مگر ابلیسی فطرت سے وہ مجبور ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت مریم اور کلثوم اور فرعون کی بیوی ہے:

پارہ ۲۰ رکوع ۴ اس آیت کا حاشیہ مولوی عبد الغفور عبدالاول حمال غزنویہ امرتسری میں لکھتے ہیں۔ ابوامامہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے فرمایا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح کر دیا۔ مریم عمران کی بیٹی کے ساتھ اور کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے ساتھ اور فرعون کی بی بی کے ساتھ انہوں نے کہا آپ کو مبارک ہو۔

اگر کوئی غیر مسلم یہودی یا عیسائی یا آریہ ان دیوبندیوں سے مذکورہ نکاح کا ثبوت طلب کرے تو یہ لوگ کہاں سے لائینگے کیا جواب دینگے۔ اور اگر معاندین شوخی واستہزاء کرینگے تو کیا ان نکاحوں کو لیکر نعوذ باللہ من ذالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت مشکوک ہوگی؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر اسی طرح کا یہودیوں والا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ مولوی کیوں کر رہا ہے۔ پھر کیا اسے معلوم نہیں کہ تان کہاں جاکر ٹوٹنے والی ہے کیونکہ تمام صداقتوں کا سرچشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہی تو ہے۔

۲۔ مولانا محمد طیب صاحب مرحوم اپنی کتاب تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام میں فرماتے ہیں۔

ایک شرعی دعویٰ کی حیثیت میں آجاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بَشراً سَوِیًّا نے نمایاں ہو کر پھونک ماری وہ وشبیہ محمدیؐ تھی اس ثابت شدہ دعویٰ سے بین طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا اس شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اس تصرف سے حاملہ ہوئیں۔

پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعویدار ایک حد تک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں بلکہ ابن احمد کہہ کر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہو۔

(تعلیمات اسلام مسیحی اقوام)

کیا کوئی رنگونی مولوی یا دیوبندی مولوی اس بات کا ثبوت پیش کر سکتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے تھے؟ اگر اس کا ثبوت یہ مولوی پیش نہیں کرینگے تو کیا مولانا طیب صاحب مرحوم اور تمام دیوبندی کافر نہیں ہونگے۔ مولوی حافظ محمد اقبال رنگونی کا انداز تحریر دیکھیں کیسی شرارت آمیز شوخی واستہزاء سے لبریز ہے یہ مکذب مولوی لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد کو شریف آدمی کہنا بھی شرافت کے خلاف ہے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ قادیانیوں کے یہاں شرافت اسی بداخلاقی اور بے شرمی کا نام ہو اس لئے کہ مرزا غلام احمد اس شرمناک کرتوت کے باوجود ان کے یاں سب سے بڑے شریف سمجھے جاتے ہیں۔

لکھتا ہے مرزا غلام احمد کے خیال میں محمدی بیگم کس طرح بیوہ ہو سکتی تھی اس وقت ہم اس پر بحث نہیں کر رہے ہم صرف مرزا غلام احمد کی غیر شریفانہ ذہنیت کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ قادیانی عوام اس سے عبرت حاصل کریں اور وہ جان پائیں کہ مرزا غلام احمد بداخلاقی کی کس سطح تک گر چکا تھا۔

لکھتا ہے مرزا غلام احمد نے اوچھی حرکتوں کے اختیار تک سے اجتناب نہ کیا۔ ایک ظالم اور لالچی شخص کوئی چیز حاصل کرنے کے لئے جتنا کچھ کر سکتا ہے مرزا غلام احمد نے وہ سب راہ عمل اپنائیں۔

یہ مولوی لکھتا ہے اور مرزا غلام احمد کس طرح اپنی بات میں جھوٹا نظر آتا ہے مرزا غلام احمد نے اپنے صدق وکذب کا معیار محمدی بیگم کے ساتھ نکاح رکھا۔

لکھتا ہے اگر محترمہ مرزا غلام احمد کی بیوی نہ بن سکی تو مرزا غلام احمد... نامرادی ذلت کے ساتھ کھینچا جائے گا۔

... مرزا غلام احمد کی موت تک کوشش رہی کہ کسی طرح بھی محمدی بیگم کا شوہر مرے اور وہ اسے نکاح میں لاسکے مگر یہ حسرت دل میں ہی رہ گئی اور موت کے طاقتور ہاتھ نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد کی شہ رگ کاٹ دی اس کے خسر میر ناصر کے بقول وہ وبائی ہیضہ میں مر گیا (حیات ناصر)... آپ ہی سوچیں کہ جو شخص نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اخلاقی طور پر اتنا گر چکا ہو اسے مامور من اللہ سمجھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

(رسالہ دارالعلوم صفحہ :۲۱ تا ۳۱ اگست ۱۹۹۹ء دیوبند)

جواب: کسی بھی انسان کے اخلاق و کردار کا اندازہ ایک حد تک اس کی تحریروں سے معلوم کیا جاسکتا ہے معلوم ہوتا ہے یہ شخص جماعت احمدیہ کی دن رات کی ترقی کو دیکھ دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتا چلا جارہا ہے مگر اس کا بس نہیں چلتا اس لئے جھوٹ اور بدکلامی کے گند پر منہ مارنے پر اکتفاء کر گیا ہے اگر یہ شخص اس قسم کی بدکلامی کی تحریر ہندو تو اجرنگ دل یا شیو سینا کے خلاف لکھتا تو نہ جانے کتنا بڑا فساد ہوتا کتنے گھر جلتے کتنی معصوم جانیں چلی جاتیں۔ حکم تو یہ دیا گیا تھا کہ بتوں کو بھی برا بھلا مت کہو کسی کی دل آزاری نہ کرو مگر یہ تو اسلام کے بھی دشمن ہیں بلکہ سب سے بڑھ کر انسانیت کے بھی دشمن ہیں ان خونی درندوں کے سامنے امن و صداقت کی باتیں بیکار ہیں رہی آسمانی شادی کی بات اس کے لئے اے دیوبندیو تم اپنے دیوبندی مذہب کا پہلے محاسبہ کرو بعد میں دوسروں پر انگلی اٹھاؤ۔ دیکھو تمہاری اپنی کتابوں حیاسوز خلاف اسلام باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

نمبر ایک: باپ بیٹے کی مشترکہ عورت: اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لئے بھی حلال ہے۔ اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لئے بھی حلال ہے۔ یہ مسلک جمہور کے خلاف ہے۔ (نزل الابرار صفحہ :۲۱ ج ۲)

نمبر ۲: ماں بہن اور بیٹی سے زناء کی اجازت: مولوی وحید الزماں نے تو وہابیوں کے لئے اپنی ماں بہن اور بیٹی سے بھی زنا کی کھلی اجازت لکھ دی ہے۔ "اگر کسی شخص نے محرمات (ماں۔ بہن۔ بیٹی وغیرہ) سے زناء کیا تو اس کو حق مہر کی مثل کرنا پڑے گا (نزل الابرار صفحہ :۳۱ ح ۲) نمبر ۳: سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے: (مولانا ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا۔ سوتیلے بھانجہ کی پوتی سے نکاح جائز کر دیا۔

(کتاب التوحید والسنت صفحہ :۲۷۳)

نمبر ۴: عورت کو ڈاڑی والے کو دودھ پلانے کی اجازت ہے: مجتہد الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ عورت کو دیکھنا جائز قرار دینے کے لئے عورت کا بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے (النہج المقبول من شرائع الرسول ۵۴)

نمبر ۵: ہندوستانی عورتیں حوریں ہیں: دیوبندی وہابیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کہتے ہیں میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستانی عورتیں حوریں ہیں۔

(افاضات الیومیہ صفحہ :۲۳۷ جلد ۴)

کتاب الوہابیت (مولانا محمد ضیاء اللہ قادری ناشر رضاء اکیڈمی بمبئی)

نمبر ۶: مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں: ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر اشرف علی تھانوی کے گھر حضرت عائشہؓ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا تو میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آنے والی ہے (رسالہ الامداد ماہ صرف ۱۳۳۵ھ) نعوذ باللہ من ذالک یہ کمسن عورت کون تھی ہاتھ آئی یا نہیں اس کا علم تو صرف مولوی محمد اقبال رنگونی مانچسٹر کو ہی ہوگا کیونکہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب مولوی محمد اقبال رنگونی کے نبی بھی ہیں مجدد بھی۔

گنگوہی اور نانوتوی صاحبان کی حیاء سوز شادی: حوالہ تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ :۲۴۵ آپ (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) ایک مرتبہ خواب بیان فرمانے لگے کہ مولوی محمد قاسم کو میں نے دیکھا

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

pletely absorbs us. And yet we know that the "face of God"—our final goal—has not yet been reached. We are in the *mulk* of Sulaiman (Q. ii. 102), which the evil ones denied, belied, and even turned into blasphemy. But we can ignore blasphemy, ridicule and contempt, for we are on the threshold of Realities, and a little perfume from the garden of the Holy One has already gladdened our nostrils.

Such meaning it is most difficult to express. But where I can, I have indicated it in the Notes, in the Commentary, and with the help of the rhythm and the elevated language of the Text.

The Arabic Text I have had printed from photographic blocks made for me by Master Muḥammad Sharif. The calligraphy is from the pen of Pir 'Abdul Hamid, with whom I have been in touch and who has complied with my desire for a bold round hand, with the words clearly separated, the vowel points accurately placed over or under the letters to which they relate, and the verses duly numbered and placed in juxtaposition with their English equivalents. Calligraphy occupies an important place in Muslim Art, and it is my desire that my version should not in any way be deficient in this respect.

I have been fortunate in securing the co-operation of Professor Ẓafar Iqbāl in looking over the proofs of the Arabic Text. In connection with the Anjuman's edition of the Arabic Qur-ān he has devoted much time and thought to the correct punctuation of the Text, and he has also investigated its history and problems. I hope he will some day publish these valuable notes. I have been privileged to see the Anjuman's Text before its formal publication. I consider it the most carefully prepared Text of any produced in India, and I have generally followed it in punctuation and the numbering of verses,—the only points on which any difficulties are likely to arise on the Quranic Text.

It has been my desire to have the printing done in the best style possible, with new type, on good glazed paper, and with the best ink procurable. I hope the result will please those who are good enough to approve of the more essential features of the work. The proprietors of the Ripon Press and all their staff, but especially Mr. Badruddīn Badr, their Proof Examiner, have taken a keen interest in their work. The somewhat unusual demands made on their time and attention they have met cheerfully, and I am obliged to them. The publisher, Shaikh Muḥammad Ashraf, has thrown himself heart and soul into his work, and I hope the public will appreciate his efforts.

My plan is to issue each *Sipāra* as it is ready, at intervals of not more than three months. As the work proceeds, I hope it will be possible to accelerate the pace. The paging will be continuous in the subsequent volumes. The final binding will be in either three or two volumes. It is my intention to provide a complete analytical Index to the whole. I hope all interested will sign the publisher's subscription order in advance.

One final word to my readers. Read, study, and digest the Holy Book. Read slowly, and let it sink into your heart and soul. Such study will, like virtue, be its own reward. If you find anything in this volume to criticise, please let it not spoil your enjoyment of the rest. If you write to me, quoting chapter and verse, I shall be glad to consider your criticism, but let it not vex you if I exercise my own judgment in deciding for myself. Any corrections accepted will be gratefully acknowledged. On the other hand, if there is something that specially pleases you or helps you, please do not hesitate to write to me. I have given up other interests to help you. It will be a pleasure to know that my labour has not been in vain. If you address me care of my Publisher at his Lahore address, he will always forward the letters to me.

LAHORE
4th April, 1934
—18th of the month
of Pilgrimage, 1352 H.

A. YUSUF 'ALI.

S. xix. 31-36.] 774

And hath enjoined on me
Prayer and Charity as long
As I live;[2483]

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝

32. "(He) hath made me kind
To my mother, and not
Overbearing or miserable;[2484]

٣٢-وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ يَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝

33. "So Peace is on me
The day I was born,
The day that I die,
And the day that I
Shall be raised up
To life (again)"![2485]

٣٣-وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝

34. Such (was) Jesus the son
Of Mary: (it is) a statement
Of truth, about which
They (vainly) dispute.[2486]

٣٤-ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝

35. It is not befitting
To (the majesty of) God
That He should beget
A son. Glory be to Him!
When He determines
A matter, He only says
To it, "Be", and it is.[2487]

٣٥-مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

36. Verily God is my Lord
And your Lord: Him

٣٦-وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ

2483. There is a parallelism throughout the accounts of Jesus and Yaḥyā, with some variations. Both the parallelisms and the variations are interesting. For instance Jesus declares at the very outset that he is a servant of God, thus negativing the false notion that he was God or the son of God. The greatness of Yaḥyā is described in xix. 12-13 in terms that are not applied to Jesus, but the verses xix 14-15 as applied to Yaḥyā are in almost identical terms with those applied to Jesus here (xix. 32-33). Devotion in Prayer and Charity is a good description of the Church of Christ at its best, and pity, purity, and devotion in Yaḥyā are a good description of the ways leading to Prayer and Charity, just as John led to Jesus.

2484. Overbearing violence is not only unjust and harmful to those on whom it is practised; it is perhaps even more harmful to the person who practises it, for his soul becomes turbid, unsettled, and ultimately unhappy and wretched,—the state of those in Hell. Here the negative qualities are "not overbearing or miserable." As applied to John they were "not overbearing or rebellious." John bore his punishment from the State without any protest or drawing back.

✓ 2485. *Cf.* xix 15, and n. 2469. Christ was not crucified (iv. 157). But those who believe that he never died should ponder over this verse.

2486. The disputations about the nature of Jesus Christ were vain, but also persistent and sanguinary. The modern Christian churches have thrown them into the background, but they would do well to abandon irrational dogmas altogether.

احمدیت کی مخالفت میں

قرآن مجید کے ترجموں میں تحریف

مولوی برہان احمد
ظفر قادیان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ اس قدر مسلمانوں کے دلوں میں گھر کر چکا ہے کہ وفات مسیح کی کوئی دلیل بھی دیں اسے قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل بھی بعض مفکرین ایسے گذرے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے عقیدہ کو پیش کیا ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بعض علماء نے اس عقیدہ کو درست خیال کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور آج کے زمانہ میں بھی قرآن کریم کی تفاسیر کرنے والے اور تراجم کرنے والے بعض ایسے علماء ہیں جو صداقت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے لیکن جیسے ہی اُن کی آنکھیں بند ہوتی ہیں ان کے اس سرمایہ پر علماء ڈاکہ ڈالتے اور اُن کے تراجم اور تفاسیر میں تحریف و تبدّل کرتے ہیں۔

انگریزی تراجم قرآن میں مولانا عبد اللہ یوسف علی صاحب کو بھی ایک مقام حاصل ہے آپ کی انگریزی تفسیر کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے مولانا صاحب موصوف کی زندگی میں جو ایڈیشن شائع ہوتے رہے اس میں سورۃ مریم کی آیت نمبر ۳۳ کی تفسیر کرتے وقت تفسیر نمبر ۲۴۸۵ کے تحت لکھتے ہیں۔

2485 cf xix 15 and N.2469 christ was not crucified (IV-157) but those who believe that he never died should ponder over this "Berse شائع شدہ Lahor 4th April 1934 PNo 774

مولانا عبد اللہ یوسف علی صاحب کے اس جملہ سے وفات مسیح کی بات کھل جاتی تھی اس لئے بعد کا ایڈیشن جو Amana Corporation Brentwood Maryland U.S.A سے 1989 میں شائع ہوا اس میں تحریف کر دی ہے اور یہ جملہ کہ But those who believe that he never died should ponder over this verse نکال دیا ہے قارئین کیلئے تحریف کے اس نمونہ کی کاپیاں شائع کی جارہی ہیں۔ اسی طرح سے انگریزی کا ایک ترجمہ The Message of the Quran کے نام سے مولانا محمد اسد صاحب نے کیا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ترجمہ سعودی حکومت کے مطالبہ پر ہوا تھا جو کہ شائع بھی ہوا لیکن سورہ المائدہ کی آیت نمبر 117 کے اس ترجمہ کی بنا پر

And i bore witness to what they did as long as i dwelt amongst them but since thou hast caused me to die. thou alone hast been their keeper for thou art witness unto every thing.

(Volume -1 Muslim world league meca R.No 224)

اس ترجمہ کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی گئی جس کا ملنا اس وقت محال ہے اس کی کاپی بھی افادۂ قارئین کیلئے شائع کی جارہی ہے۔

حوالہ کی فوٹو کاپی

THE HOLY QUR-AN

Text, Translation and Commentary

BY

ABDULLAH YUSUF ALI

طالب دعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc..

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

The Message of THE QUR'ĀN

TRANSLATED AND EXPLAINED

by

MUHAMMAD ASAD

VOLUME I

LUQMAN DEBE
P.O. BOX 280.
KANO NIGERIA.

MUSLIM WORLD LEAGUE

MECCA

EUROPEAN REPRESENTATIVE: ISLAMIC CENTRE · GENEVA

[Jesus] will answer: *Limitless art Thou in Thy glory! It is not conceivable that I should have said what I had no right to [say]! Had I said this, Thou wouldst indeed have known it! Thou knowest all that is within myself, whereas I know not what is in Thy Self. Verily, it is Thou alone who fully knowest all the things that are beyond the reach of human perception.* (117) Nothing did I tell them beyond what Thou didst bid me [to say]: "Worship God, [who is] my Sustainer as well as your Sustainer"; and I bore witness to what they did as long as I dwelt amongst them; but since Thou hast caused me to die, Thou alone hast been their keeper;[139] for Thou art witness unto everything. (118) If Thou cause them to suffer – verily, they are Thy servants; and if Thou forgive them – verily, Thou alone art almighty, wise!

(119) [And] God will say: Today, their truthfulness shall benefit all who have been true to their word: theirs shall be gardens through which running waters flow, therein to abide for time beyond count; well pleased is God with them, and well pleased are they with Him: this is the triumph supreme.

(120) God's is the dominion over the heavens and the earth and all that they contain; and He has the power to will anything.

139 The definite article in *anta 'r-raqīb* expresses God's exclusiveness in His function as *raqīb* ("keeper"), and can only be rendered by an interpolation of the (elliptically implied) word "alone". Similar expressions relating to God are very often met with in the Qur'ān – e.g., at the end of the next verse.

THE HOLY QUR'ĀN

Text, Translation and Commentary

'ABDULLAH YŪSUF 'ALĪ

New Revised Edition

Amana Corporation
Brentwood, Maryland, U.S.A.

PUBLISHER'S NOTE

Al-Ḥamd li Allah (Praise be to Allah), this Revised Edition is a culmination of experiences in the last two decades in publishing translations of the meaning of the Qur'ān in several languages. With the Grace of Allah, Amana Corporation has succeeded in publishing this great work of the late 'Abdullah Yūsuf 'Alī, revised for the first time after his death with the highest standard of scholarship and authenticity that it deserves.

About eight years ago, the work for this edition began when we started the selection of the most recognised and authentic available English translation of the meaning of the Qur'ān. The selection committee, comprised of highly reputable Muslim scholars, decided on the work of 'Abdullah Yūsuf 'Alī and solicited opinions and criticisms from Islamic institutions and scholars around the world. A number of committees reviewed all the responses carefully, examined the text meticulously, updated the material and refined the commentaries. The last complete review was undertaken by the late Ismā'īl Rājī al Fārūqī, who was then President of the International Institute of Islamic Thought (IIIT) in the United States of America.

Guided by its own commitment to serve the Qur'ān, Amana Corporation took this tremendous task, and in cooperation with the IIIT completed this honorable work. Amana Corporation and IIIT established an editorial board whose effort was to implement the final recommendations of the committees and to concentrate on the manuscript preparation, overall editorial changes, and revisions in style and format (discussed in the Preface to the Revised Edition). All praise be to Allah for enabling us to serve the Qur'ān by making available this Revised Edition.

We acknowledge with deep appreciation the efforts of IIIT and all those who helped produce this monumental work of 'Abdullah Yūsuf 'Alī. May Allah bless his soul and reward him generously; *wa al Ḥamd li Allah Rabb al 'Ālamīn* (All Praise and Gratitude is due to Allah, the Lord and Sustainer of the Worlds).

Jumādā al Ākhirah 1409 A.H.
January, 1989 A.C.
Washington, D.C.

Amana Corporation

33. "So Peace is on me
The day I was born,
The day that I die,
And the Day that I
Shall be raised up
To life (again)"![2485]

٣٣- وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ
وَيَوْمَ اَمُوْتُ
وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○

34. Such (was) Jesus the son
Of Mary: (it is) a statement
Of truth, about which
They (vainly) dispute.[2486]

٣٤- ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○

35. It is not befitting
To (the majesty of) Allah
That He should beget
A son. Glory be to Him!
When He determines
A matter, He only says
To it, "Be," and it is.[2487]

٣٥- مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ
سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

2485. *Cf.* 19:15, and n. 2469. Christ was not crucified (4:157). (R).

2486. The disputations about the nature of Jesus Christ were vain, but also persistent and sanguinary. The modern Christian churches have thrown them into the background, but they would do well to abandon irrational dogmas altogether.

2487. Begetting a son is a physical act depending on the needs of men's animal nature. Allah Most High is independent of all needs, and it is derogatory to Him to attribute such an act to Him. It is merely a relic of pagan and anthropomorphic materialist superstitions.

2488. As opposed to the crooked superstitions which take refuge in all sorts of metaphysical sophistries ... three in one and one in three. In the Qur'ān there is no crookedness (18:1). Christ's teaching was simple, like his life, but the Chirstians have made it crooked.

2489. *Judgement*: the word in the original is *Mashhad*, which implies many things: (1) the time or place ... evidence is taken, as in a Court of Judgement; (2) the time or place where people are produced (to be judged); and (3) the occasion for such production for the taking of evidence. A very expressive phrase for ... Day of Judgement.

صوبہ آندھرا پردیش میں تبلیغی سرگرمیاں

از:۔ حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ ونائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش

گذشتہ سال ہمارے ایک معلم مکرم مولوی پی احمد نصیر صاحب سانپ کے ڈسنے سے وفات پاگئے اناللہ واناالیہ راجعون۔ عوام میں نہایت مقبول تھے۔ گو داوری علاقہ میں ابتداءً انہیں بھیجا گیا تھا۔ اور ان کی کاوشوں کے نتیجہ میں کامیابی ملی۔ جب مرحوم کی وفات ہوگئی تو غیر احمدی ملاؤں نے کہنا شروع کردیا کہ دیکھو قادیانی مولوی کی کیسی عبرتناک موت ہوئی ہے۔ لہٰذا تم لوگ قادیانیت سے پلٹ جاؤ۔ اور جو احمدی نہیں تھے ان کو کہتے تھے کہ احمدیت میں شامل نہ ہو لیکن غیر احمدی بھی مرحوم سے واقفیت رکھتے تھے۔ ملنا جلنا تھا۔ غیر احمدی ملاؤں کی ان تحقیرانہ گفتگو سے ناراض ہوکر ضد میں جماعت میں رسماً داخل ہوگئے۔ مگر جب احمدیت میں داخل ہوئے تو اس قدر فدائی بن گئے کہ ان پر رشک آتا ہے۔ ان میں سے ایک احمدی دوست مکرم محمد مستان صاحب ہیں جو کوتہ پلی kothapally جماعت کے صدر ہیں۔ موصوف انپڑھ ہیں۔ ہمیشہ کے اعتبار سے بینڈ ماسٹر ہیں۔ پہلے عیسائیت سے مانوس تھے۔ اور اکثر اوقات چرچ میں جاکر عبادت کیا کرتے تھے۔ مگر ہمارے معلم صاحب کی محبت اور فدائیت نے انہیں اسلام کی تعلیم سیکھنے کا جذبہ پیدا کیا۔ اور باوجود انصار ہونے کے اطفال وناصرات کے ساتھ بیٹھ کر تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ گذشتہ سال جلسہ سالانہ قادیان میں تربیتی اجلاس میں موصوف نے درود شریف وسلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس سے حاضرین کو بہت تعجب ہوا۔ اور یکدم سناٹا چھا گیا۔ کیونکہ ان کو نہ اردو آتی تھی اور نہ لکھنا آتا تھا۔ موصوف تبلیغ کے بہت شوقین تھے۔ کئی گاؤں ان کے ذریعہ احمدی ہوئے۔

ضلع کریم نگر میں جماعت احمدیہ ایرڈاپلی کے قیام کے بعد وہاں شہر کریم نگر سے معاندین احمدیت آکر لوگوں کو بھڑکانے اور احمدیت کو اکھاڑنے کی مکمل کوشش کی۔ چنانچہ ۱۹۹۸ء میں جبکہ جماعت کو قائم ہوئے ایک سال کا عرصہ ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد تعمیر کی جارہی تھی۔ ایک دن غیر احمدی اس علاقے کے دو امیر ترین آدمیوں کو لاکر زور ڈالنے لگے کہ احمدی معلم کو یہاں سے بھگادو۔ لیکن گاؤں والے نہ مانے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم پھر آئیں گے چنانچہ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے خاکسار کو بھجوایا۔ ہم نے خیال کیا کہ چار آدمی آتے ہوں گے۔ چنانچہ خاکسار اور مکرم مولوی محمد رفیع صاحب آف جموں مقامی معلم دونوں ہی موجود تھے۔ اتنے میں تقریباً سو آدمی یکایک گاڑیوں سے وہاں آگئے اور گروہوں کی شکل میں تقسیم ہوکر سارے لوگوں کو ورغلانے کی کوشش کرنے لگے۔

اس پر مکرم محمد قاسم صاحب جو صدر جماعت ہیں انہوں نے دور سے اپنے تمام لوگوں کو آواز دی کہ فوراً تمام لوگ یہاں مسجد کے پاس جمع ہوجائیں۔ چنانچہ سارے لوگ ان کے پاس آئے اس کے بعد انہوں نے غیر احمدیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ تم لوگوں نے ہم کو پیروں کے تلے کچل دیا ہے اور اتنے سال سے ہزاروں روپے کھاگئے لیکن ہماری تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا اب ہم احمدی ہوچکے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے شرارت یہ کی کہ مکرم مولوی محمد رفیع صاحب اور مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب شریف پر پنجاب کے آتنک وادی کے نام سے F.I.R داخل کئے۔ اس کے بعد ضلع کے S.P سے ملاقات کرکے حالات سمجھانے پر اور ناظر صاحب امور عامہ قادیان سے خط آنے پر پولیس حکام نے کیس رجسٹر سے خارج کردیا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں 50 سے زائد جماعتیں احمدیت میں داخل ہوچکی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۹۹۷ء میں ماہ اگست میں جماعت احمدیہ چلپہ کلئہ میں سخت مخالفت ہوئی اور وہاں کے صدر مکرم محمد عباس علی صاحب نے غیر احمدیوں سے کہا کہ اگر احمدی غلط ہیں تو ان سے مباحثہ کرو اس پر محمد بانی صاحب غیر احمدیوں کی طرف سے لکھ کردیئے کہ ٹھیک ہے۔ مباحثہ کریں گے۔ اس کے بعد جس دن مباحثہ کیلئے ہم وہاں گئے تو ہم لوگ صرف دس آدمی تھے اور گاؤں کے احمدی تھے۔ لیکن وہ لوگ ۷۰ آدمی وہاں آئے اور گاؤں کے ہندو معزز احباب کی موجودگی میں تلگو زبان میں بحث کا آغاز ہوا۔ آدھا گھنٹہ بحث کے بعد غیر احمدیوں نے شور مچایا اس پر لوگوں نے خاموش کرنے کی کوشش کی مگر وہ لوگ شرارت سے مکرم مولوی محمد ظفر اللہ صاحب پر حملہ کئے اس پر تمام ہندوؤں نے ملکر غیر احمدیوں کا مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا۔

اس مباحثہ میں غیر احمدیوں کی طرف سے مکرم مولوی عبد العزیز امیر جماعت اسلامی آندھرا و اڑیسہ شریک ہوئے تھے۔ موصوف سوریہ پیٹ میں رہ کر جماعت کی شدید مخالفت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو عبرتناک موت دی۔ چنانچہ اس کے بعد ایک ہی سال کے اندر موصوف چلتی ہوئی جیپ سے گر کر لقمہ اجل بن گیا۔ اور حادثہ کی وجہ سے تکفین و تدفین میں کافی تاخیر ہوئی اور لوگ لاش کے قریب آنے میں تکلیف محسوس کرتے تھے فاعتبروایا اولی الابصار۔

جماعت احمدیہ اپاگوڑم سرکل ورنگل میں واقع ہے۔ غیر احمدی مولویوں نے یہاں کے ایک آدمی کو لالچ دیکر اپنی طرف راغب کیا جو کہ احمدی نہ تھے مگر مخالف بھی نہ تھے۔ چنانچہ غیر احمدی وہاں شرارت پیدا کرکے لڑائی کی نوبت لائے۔ مسجد احمدیوں نے پہلے زمانے میں بنائی تھی۔ اور اب بھی ان ہی کے قبضہ میں تھی۔ اس مسجد کے متولی مکرم محمد باشاہ صاحب جماعت کے صدر ہیں چنانچہ اس گاؤں کا پولیس سٹیشن گھن پور میں ہے۔ یہاں کا S.I بھی غیر احمدی ہے اس پر گاؤں کے غیر احمدی گھن پور جاکر کیس لگائے کہ ہم کو مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے ہیں۔ اس پر پولیس والے آکر ان کو پولیس سٹیشن لیکر گئے۔ اور خوب مارے اور بولے کہ اگر تم احمدیت کو چھوڑ دو تو کیس کاٹ دیں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ جب صراط مستقیم حاصل ہوگیا ہے۔ تو پھر اس کو ترک کرنے کا سوال نہیں ہے۔ اس پر ان کو اور مارا گیا۔ جس سے موصوف بیہوش ہوگئے اس کے بعد کورٹ میں ان کو گھسیٹا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کورٹ میں جماعت کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اور محمد باشاہ صاحب صدر جماعت کو رہا کردیا گیا۔ چنانچہ بعد میں غیر احمدی S.I کو رشوت خوری کے الزام میں نوکری سے فارغ کیا گیا۔ اور گاؤں میں جماعت احمدیہ اور مضبوط ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکرم محمد باشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی نے جب اڑھائی ایکڑ زمین جماعت کو وقف کی تو غیر احمدیوں نے آگ بگولا ہوکر زمین کی رجسٹری صدر انجمن احمدیہ کے نام ہونے میں رکاوٹ ڈالی۔ اور مقامی غیر احمدی S.I کو اکسایا جس کی وجہ سے اس زمین میں عید کی نماز ادا کرتے ہوئے احمدی نمازیوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ چنانچہ تمام احمدیوں نے مار کھاتے ہوئے نماز پڑھی۔ اور بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ زمین صدر انجمن احمدیہ کے نام پر رجسٹری بھی ہوئی۔ اور جس پولیس افسر نے معاندین احمدیت کی مدد کی تھی۔ وہ اسی گاؤں میں رہتے ہوئے نوکری سے ہٹا دیا گیا۔ اور مخالفین جو پیش پیش تھے انہیں اپنی زندگی کے آخری ایام میں جماعت کی امداد حاصل کرنی پڑی اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر وہ شخص جو جماعت پر انگلی اٹھاتا ہے۔ ذلت سے دوچار ہوتا ہے۔

منڈور کھمم زون۔ اگست ۱۹۹۷ء میں یہاں جماعت قائم ہوئی۔ یہ گاؤں شہر ایلور سے ۱۴ر کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایلور شہر میں مسلمان بہت بھاری تعداد میں قیام پذیر ہیں۔ متعدد دینی ادارے اور مساجد موجود ہیں۔ جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو مخالفین احمدیت کی توجہ اس گاؤں کی طرف مبذول ہوئی۔ اور گاؤں والوں کو جماعت کے خلاف بھڑکانا چاہا۔ تو گاؤں کے مسلمان ان کے قابو میں نہیں آئے۔ اس کے برخلاف احمدیت کے ساتھ وابستگی کا شدت کے ساتھ اظہار کیا۔ طرح طرح کے لالچ دیئے گئے مگر احمدیت سے نہ ہٹا سکے۔ آخر میں نقد پچاس ہزار اور بعد میں مزید پچیس ہزار روپے دینے کا وعدہ کئے۔ تب گاؤں والوں نے یک زبان ہوکر ان کے اس لالچ کو ٹھکرا دیا اور وارننگ دی کہ اگر دوبارہ گاؤں میں قدم رکھا تو انجام اچھا نہ ہوگا۔ ان نو مبائعین کے اس جذبہ کی مقامی ہندوؤں اور دیگر مذاہب والوں نے تعریف کی۔ اور مخالفین احمدیت کو گاؤں سے باہر بھگادیا۔

نو مبائعین کے مطالبہ پر مستقل معلم کا انتظام کیا گیا۔ تعلیم و تربیت اور نمازوں کی ادائیگی کیلئے کرایہ کا مکان لیکر کام چلاتے رہے۔ مگر دن بدن تعداد میں اضافہ کی وجہ سے مسجد کی ضرورت پیش آئی۔ مقامی احباب نے زمین مہیا کی اور مرکزی خرچ پر یہاں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔

پھر مخالفین نے ان لوگوں کو لالچ دی کہ ہم شاندار مسجد اور مدرسہ تعمیر کرواکر دیں گے۔ احمدیوں کو گاؤں سے ہمیشہ کیلئے نکال دو۔ اس گاؤں والوں نے پھر انہیں ذلیل کرکے دھتکار دیا کہ ہمیں عبادت کیلئے جگہ چاہیئے۔ شاندار عمارت کی ضرورت نہیں ہے۔

دیولا پلی Devlapally۔ اکتوبر ۱۹۹۸ء میں یہ جماعت قائم ہوئی۔ یہ مقام منڈور سے ۲۵ کلومیٹر فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بنی بنائی مسجد موجود ہے۔ مگر کوئی پابندی اور انتظام نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسجد ویران تھی۔ اور مقامی مسلمان عیسائیت سے متاثر تھے اور چرچ جاتے تھے۔ اور بعض ہندو رسم ورواج اختیار کرچکے تھے۔ یہاں ایک شخص مکرم باجی صاحب ہیں جن کے دل میں اسلام کا درد باقی تھا۔ مگر مجبوری اور بے بسی سے حالات کا تماشہ دیکھتے تھے۔ مگر جب انہیں منڈور میں اسلام و احمدیت کی تحریک سرگرم نظر آئی تو وہ جوش و خروش سے منڈور آئے اور ہمارے معلم صاحب کو دعوت دی کہ ان کے ہاں بھی آئیں۔ چنانچہ یہاں پر تمام گاؤں جو کل ۳۷۰ افراد پر مشتمل ہے۔ احمدیت میں داخل ہوا۔ یہاں پر ایک معلم متعین کیا گیا۔ بڑے ذوق و شوق سے انصار خدام واطفال اور ناصرات تربیتی کلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ اور بھرپور استفادہ کررہے ہیں۔

مکرم باجی صاحب کی ذاتی دلچسپی اور شوق سے اکناف و اطراف میں نئی نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ مگر باجی صاحب مع اہلیہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے گئے تو مخالفین نے ان کے گھر میں اور پورے گاؤں میں بلکہ اطراف کے مضافات میں یہ افواہ پھیلادی کہ احمدی لوگوں کو جلسہ کے نام پر قادیان لے جاتے ہیں اور وہاں بلی چڑھا دیتے ہیں۔ اب وہ واپس نہیں آئیں گے۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اس خبر کے پھیلتے ہی رشتہ دار بے چین ہوگئے اور رونا دھونا شروع کردیئے۔ ہمارے معلم صاحب کے سمجھانے کے باوجود عزیز رشتہ دار پریشان ہی رہے۔ جب جلسہ سالانہ قادیان ختم ہوا تو سارے لوگ بخیریت واپس آئے تو سب کو خوشی ہوئی۔ اور مسرت کی لہر دوڑی۔ دوسری طرف لوگوں کو حیرانی ہوئی کہ ملاں لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا ہوگا۔ ویسا ہوگا مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ ہشاش

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

قرارداد تعزیت بروفات حسرت آیات

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ رحمہااللہ تعالیٰ حرم سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ رحمہااللہ تعالیٰ حرم سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۸۱ سال کی عمر میں ربوہ میں اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

میرا نام رکھا ہے ابا نے مریم۔خدایا تو صدیقہ مجھ کو بنا دے

جس وجود کیلئے یہ اشعار لکھے گئے وہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تھیں جو جماعت میں چھوٹی آپا کے نام سے مشہور تھیں۔ آپ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت اماں جان کے حقیقی بھائی تھے کی بڑی بیٹی تھیں۔ محترم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے آپ کو بچپن میں ہی دین کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اور اس غرض سے آپ کا نام مریم صدیقہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقف کو اس طرح قبول فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی زوجیت کا شرف آپ کو عطا فرمایا۔ حضور رضی اللہ عنہ کے زیر سایہ آپ کی صلاحیتیں مزید نکھرتی چلی گئیں۔ آپ کو ۳۱ سال تک عالمی صدر لجنہ اور پھر ۸ سال صدر لجنہ پاکستان کے طور پر بھرپور تاریخ ساز خدمات سرانجام دینے کی سعادت ملی۔ اس طرح آپ نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ خدمت دین میں گزارا۔ آپ کے اندر تقریر و تحریر کا خداداد ملکہ تھا۔ آپ کی بیشمار دیگر خدمات کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کے عورتوں سے خطابات (الازہار) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عورتوں سے خطابات (المصابیح) نیز تاریخ لجنہ لکھنے کا کام ایک عظیم کارنامہ ہے۔

آپ جماعت کی مستورات سے نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتیں۔ اس کا اظہار آپ کے درج ذیل الفاظ سے ہوتا ہے جو ایک مرتبہ آپ نے اپنے خطاب میں فرمائے کہ۔

"میرا دل آپ سب کی محبت سے پر ہے۔ میں آپ سب کیلئے دعا کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجھے آپ سب اپنی اولاد اور اپنے سب عزیزوں سے زیادہ پیارے ہیں۔ آپ کی خوشی میری خوشی ہے۔ اور آپ کا دکھ میرا دکھ۔ یہ بھی حضرت مصلح موعود کی صحبت نے ہی سکھایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جماعت، اپنی بیویوں بچوں اور عزیزوں سے بہت زیادہ پیاری تھی۔ آپ کسی احمدی کا غم نہ دیکھ سکتے تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اسی مقدس تعلق کی وجہ سے آپ سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بے حساب بخش دے اور میری بقیہ زندگی اسلام کی خدمت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں بسر ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہو۔ اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آئے اس کی رحمت اور مغفرت مجھے ڈھانپ لیں"۔ (خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۶۵ء بذریعہ ٹیپ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین) ہم ہیں ممبرات مجلس عاملہ بھارت و ممبرات لجنات اماء اللہ بھارت)

قراردادِ تعزیت

بروفات مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

منجانب جماعت احمدیہ یو۔کے

افسوس! مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

جماعت احمدیہ یو۔کے آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں نیز محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، آپ کے بچوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں گہرے رنج اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ کئی مواقع پر جماعت کی خاص خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ ۱۹۴۴ء میں جلسہ مصلح موعودؓ دہلی کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا۔ ہندوستان کی پارٹیشن سے پہلے آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر دہلی کی جماعت میں خدمات انجام دیں اور خصوصاً تقسیم ملک کے ایام میں آپ کو بعض اہم اور غیر معمولی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

آپ حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے داماد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹے عطا فرمائے۔ بیٹی صاحبزادی امۃ الحسیب بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی بیگم ہیں۔ بڑے بیٹے صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب طارق امیر جماعت ضلع جہلم ہیں اور دوسرے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے داماد ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو اپنی رضا کی جنتوں میں بہت اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور آپ کی بیگم صاحبہ اور بچوں کا دین و دنیا میں ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ دلوں پر صبر جمیل نازل فرمائے اور اس کے فضلوں کا سایہ ہمیشہ ان کے شامل حال رہے۔ (آمین)

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے تعلیمی و تربیتی شب و روز

یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ حیدر آباد جماعت کے خدام و اطفال نیز انصار و لجنہ بھی دینی تربیتی و تعلیمی مہم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ اور ان میں ایک نئی بیداری کی روح پیدا ہو رہی ہے۔

روزانہ تعلیمی و تربیتی پروگرام: اس پروگرام کے تحت محترم قاری عبدالقیوم صاحب صابر نہایت توجہ اور لگن سے ہر روز اطفال اور خدام کو صبح و شام تلاوت قرآن مجید اور دینی تعلیمات سے روشناس کرا رہے ہیں۔

ہفتہ واری تعلیمی و تربیتی پروگرام: اس پروگرام کے تحت جماعت احمدیہ حیدر آباد کے چار حلقوں میں بروز ہفتہ اور اتوار خصوصی کلاسز انہیں حلقوں کے مختلف گھروں میں منعقد کی جاتی ہیں۔ اور ہر کلاس میں دو نوجوان بالخصوص پانچ منٹ کی تقریر کرتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار کی تقریر اسلام کے بنیادی امور پر مشتمل ہوتی ہے۔ بعد ازاں تاریخ احمدیت اور تاریخ اسلام سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔ جو کہ سوال و جواب کے رنگ میں ہوتا ہے۔ ایسا پروگرام حیدر آباد کے ہر حلقے میں ہوتا ہے۔

ہفتہ قرآن: ۱۷ تا ۲۳ ستمبر کو باقاعدگی کے ساتھ نماز فجر کے بعد حلقہ وار قرآن مجید کے محاسن و برکات پر درس دیا جاتا رہا۔ خاکسار کے ہمراہ محترم سعید احمد صاحب انصاری امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد بھی ہوتے تھے۔

وقف نو کلاس: اس پروگرام کے تحت ہفتہ میں دو کلاسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ بروز ہفتہ احمدیہ مسجد جوبلی حال میں وقف نو کلاس لگائی جاتی ہے اور بروز اتوار فلک نما میں کلاس باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر سی مساعی کو قبول فرمائے اور جماعت دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے۔ آمین (سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

درخواست دعا

خاکسار کا بیٹا سروپ سنگھ ماہل جو پچھلے کئی سالوں سے کشتی میں حصہ لیتا رہا ہے۔ حال ہی میں پنجاب میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور اب اس کو گورنمنٹ سروس بھی مل گئی ہے۔ اس کی مزید ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر ۱۰۰/- روپے اعانت بدر میں دیتا ہوں۔ (امریک سنگھ ماہل امرتسر)

☆۔ مکرم یونس خان صاحب آف تالبر کوٹ (اڑیسہ) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۱۰۰/-) (محمد رفیق خان)

خاکسار کے خاندان مع بستی والوں کے حلقہ بگوش سلسلہ احمدیہ ہونے کیلئے احباب جماعت دعا کریں۔ (شیخ مبین الحق معلم مدرسۃ المعلمین قادیان)

☆۔ مکرم لیاقت علی صاحب کیرنگ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰/- روپے)

☆۔ مکرم محمد لیاقت علی صاحب کرڈیلی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۲۰/- روپے) (نیجر)

میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب آف اورول بہار اور ان کی اہلیہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بچوں، بھائی اور خاندان کے ہر فرد اور لواحقین کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے نیز ان کے بڑے بھائی مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب مرحوم پٹنہ کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (محمد حبیب اللہ گوملا رانچی۔ بہار)

☆۔ میرے بھائی بشیر احمد ابن مکرم داد ابھائی میرجی کا حادثہ ہوا ہے اور چوٹیں بہت زیادہ لگی ہیں قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو مکمل شفا دے اسی طرح میرے دو بچے بیمار ہیں ان کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (شہناز بانو اہلیہ چوہدری مسعود احمد مہار قادیان)

دعائے مغفرت

محترم ہاشم علی صاحب جو کہ چندہ پور جماعت کے پرانے احمدی تھے اور بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے ماہ اگست میں چندہ پور میں ہی مختصر سی علالت کے بعد مولائے حقیقی سے جا ملے قارئین بدر سے ان کی مغفرت اور درجات میں بلندی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ظفر اللہ معلم وقف جدید بیرون)

خاکسار کے والد محترم غلام احمد صاحب کا معمولی علالت کے بعد انتقال ہو گیا ہے آپ کی عمر 84 سال تھی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور تبلیغ کا غیر معمولی ذوق رکھتے تھے۔ مورخہ 14.8.99 بروز ہفتہ دس بجے رات مرحوم کے چھوٹے داماد شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج ممبئی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی شامل ہوئے۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد جھانسی)

قادیان دارالامان میں:۔

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مبارک تقریب

امسال بھی بفضلہٖ تعالیٰ قادیان دارالامان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار اور گلشن روحانیت کے موسم بہار سے اہالیان قادیان نے بھرپور استفادہ کیا۔ بالخصوص مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور نوافل تلاوت قرآن مجید تسبیح و تحمید اور دعاؤں میں احباب و مستورات مشغول رہے۔ آخری عشرہ میں مسجد مبارک مسجد اقصیٰ وناصر آباد میں ستر سے زائد مرد وزن کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن ایم ٹی اے کے ذریعہ مرکزی انتظام کے علاوہ گھروں میں بھی ڈش انٹینا کی وساطت سے سماعت کیا گیا۔ 6 جنوری کو 5.30 بجے حضور نے رمضان کے اختتام پر اجتماعی دعا کرائی جس میں عالمگیر احباب جماعت احمدیہ نے شرکت کی۔

8 جنوری کو حضرت امیر المومنین کا خطبہ عید الفطر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سنا گیا جس کا انتظام مسجد اقصیٰ و مبارک لنگر خانہ اور مختلف سکولوں میں کیا گیا تھا۔ 9 جنوری کو قادیان میں نماز عید ادا کی گئی ایک روز قبل ہی مضافات قادیان سے نو مبائعین اور غیر احمدی بھائی نماز عید کیلئے آنے شروع ہو گئے جن کی رہائش کا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انتظام کیا گیا محترم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ارشاد پر ٹھیک 10.15 بجے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز عید پڑھائی۔ مردوں کیلئے مسجد اقصیٰ اور نصرت گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں جبکہ مستورات کیلئے مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جان میں انتظام تھا محترم حکیم صاحب نے خطبہ عید میں فرمایا کہ آج عید کا مبارک دن ہے آپ سب کو مبارک ہو اسلام میں دو عیدیں ہیں اور دونوں ہی قربانیوں کے بعد آتی ہیں۔ عید کی اصل خوشی اجتماعیت میں حاصل ہوتی ہے صرف اچھا کھانا پینا اور پہننا ہی عید نہیں بلکہ خدا اور انبیاء کے احکام کے مطابق زندگی گذارنا حقیقی عید ہے۔ رمضان ہمیں صبر مجاہدہ اور برائیوں سے بچنے اور نیکیوں کا سبق دیتا ہے۔ اور مجاہدہ سے خدا کا وصال حاصل ہوتا ہے یہی حقیقی خوشی ہے جسے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ بار بار آئے پس حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے سے ہم حقیقی عید حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے دعاؤں اور خلافت حقہ اسلامیہ سے رابطہ کی ضرورت ہے آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی بعدہ احباب نے آپس میں بغلگیر ہو کر ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دی۔ حسب سابق تمام مہمانان کرام کو بلا امتیاز مذہب و ملت لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کھانا کھلایا گیا اور مہتمم صاحب مقامی نے خدام کے ذریعہ اپنے مفوضہ امور کو بہترین رنگ میں سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کنّڑ رسالہ یگ رشمی

عرصہ پچیس سال سے جماعت احمدیہ منگلور محض تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر ایک سہ ماہی کنڑ رسالہ باقاعدگی سے شائع کر رہی ہے جس کا چندہ -/25 روپے سالانہ ہے کنڑ جاننے والی جماعتوں اور افراد سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کے خریدار بن کر اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کے نام جاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں نو مبائعین کیلئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ (صدر جماعت احمدیہ منگلور)

خط و کتابت کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Muhammad Yusuf
Editor "YUGARASHMI"
10-23-1008/1 1. Floor
Jubilee Building Ansari Road Bunder
Mangalore-575001 (Kernataka)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ 1999 کے دوران شعبہ خدمت خلق کے تحت مہمانان کرام کا درج ذیل سامان ملا ہے جن احباب و مستورات کا یہ سامان ہو وہ دفتر جلسہ سالانہ قادیان سے رابطہ کر کے وصول کر لیں۔

۱۔ دو عدد گھڑیاں۔ ۲۔ ایک عدد بریف کیس مع سامان و نقدی۔

۳۔ ایک عدد طلائی زیور۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء کے دوسرے دن مورخہ ۹۹-۱۱-۱۴ کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کریں۔

☆۔ راشدہ خاتون بنت شیخ ابول صاحب ساکن سورو کا نکاح مکرم محمد طاہر غالب صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب مرحوم قادیان کے ساتھ مبلغ -/۱۸۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا۔

☆۔ آصفہ پروین بنت مکرم محمد عبد القیوم صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم فاتح الدین احمد تقی ابن مکرم بشیر الدین احمد صاحب ساکن حیدر آباد کے ساتھ مبلغ -/۱۸۰۰۰ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۱۰۰)

☆۔ حفصہ بیگم بنت مکرم کے۔ رفیق احمد صاحب ساکن تماپور کا نکاح مکرم فضل الٰہی ابن مکرم چاند پٹیل صاحب مرحوم ساکن ہنچال کرناٹک کے ساتھ مبلغ -/۱۱۱۵۱ روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت -/۵۰)

☆۔ نصرت جہاں بیگم بنت مکرم محمد عبید اللہ قریشی ساکن بنگلور کا نکاح مکرم ایس۔ آر شفیع احمد ابن مکرم ایس کے عبد الرزاق صاحب مرحوم ساکن شیموگہ کے ساتھ مبلغ -/۲۰,۰۰۰ روپے حق مہر پر ہونا قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

ناصرہ بُشریٰ بنت مکرم شیخ شہرۂ عالم صاحب ساکن کلکتہ کا نکاح مکرم شیخ مظفر علی ابن مکرم شیخ محمد علی صاحب ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار ایک روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰)

☆۔ شگفتہ شاہین بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب ساکن کاٹھ پورہ کشمیر کا نکاح عزیزم میر منظور احمد صاحب ابن مکرم میر منصور احمد صاحب مرحوم ساکن یاڑی پورہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر ہونا قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ طیبہ مبارکہ بیگم بنت مکرم محمد شمس الدین صاحب ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح مکرم محمد عبد النعیم صاحب ابن مکرم عبد العظیم صاحب ساکن عثمان آباد مہاراشٹر کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰)

☆۔ عائشہ زینت نور بنت مکرم محمد سلیم نور صاحب ساکن بھدرک اڑیسہ کا نکاح مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید کمال الدین صاحب ساکن بسنہ ایم۔ پی کے ساتھ انتیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ روبینہ احمد بنت مکرم منیر احمد صاحب ساکن آرہ بہار کا نکاح مکرم اسد رشید ابن مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (-/۵۰ روپے اعانت)

☆۔ راشدہ بُشریٰ بنت مکرم محمد حسن خان ساکن برہ پورہ بہار کا نکاح مکرم سید خلیل احمد صاحب ابن مکرم سید عقیل احمد صاحب ساکن جمشید پور بہار کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ عزیزہ شجینہ خاتون بنت مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب ساکن باسہ باڑہ بنگال کا نکاح عزیز محمد ایوب خان ابن مکرم غلام قادر خان صاحب ساکن ہاری پاری گام کشمیر کے ساتھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰)

☆۔ امۃ العلیم فرحت بنت مکرم ناصر احمد صاحب نور دیودرگ کا نکاح عزیزم عبد الغنی ابن مکرم محمد محبوب صاحب ساکن بلدی کرناٹک کے ساتھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (-/۵۰ روپے اعانت)

☆۔ عزیزہ شاہدہ تبسم بنت مکرم محمد صادق صاحب ساکن کالابن کوٹلی جموں کشمیر کا نکاح مکرم محمد ایوب صاحب ساجد ابن مکرم نظام الدین صاحب ساکن دہری رلیوٹ جموں کشمیر کیساتھ اسی ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

☆۔ ساجدہ خاتون بنت مکرم واجد علی منڈل صاحب ساکن بھتار بنگال کا نکاح مکرم محمد خیر الانعام صاحب ابن مکرم محمد محسن صاحب ساکن کیرہ بنگال کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ مورخہ ۹۹-۱۱-۱۵ کو مکرمہ عطیۃ السمیع شاہ بنت مکرم سید کمال الدین شاہ صاحب ساکن بسنہ M.P. کا نکاح عزیزم سید فضل الرحیم ابن مکرم سید فضل جلیل ساکن کٹک اڑیسہ کے ساتھ مبلغ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان ہوا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ منیر بیگم صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب بنگلور کا نکاح مکرم محمد صالح ابن مکرم انصاری سندی صاحب بیجاپور کرناٹک کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت بدر -/۵۰ روپے)

☆۔ عزیزہ مبشرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب ساکن بنگلور کا نکاح مکرم افضل خان ابن مکرم انصاری سندی صاحب ساکن بیجاپوری کے ساتھ دو ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

☆۔ مریم بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد زمان صاحب ساکن دہری ارلیوٹ جموں کشمیر کا نکاح عزیزم عبد الخالق ابن مکرم عبد العظم صاحب ساکن چارکوٹ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

☆۔ فرحت جہاں بنت مکرم منور علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ کا نکاح عزیزم عبد المنان بنگالی ابن مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب ساکن گنگارام پور بنگال کے ساتھ مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ (اعانت -/۱۰۰ روپے)

(انچارج دفتر شعبہ رشتہ و ناطہ قادیان)

جماعت احمدیہ فرانس کے
آٹھویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

تئیس (۲۳) مختلف قومیتوں کے افراد کی شرکت۔
اس موقعہ پر دس افراد کی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت

بفضل تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ فرانس کا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۹/، ۳۰/، ۳۱/اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بیت الاسلام سین میں منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یوں تو سال کے اوائل میں تیار ہونے والے جماعتی کیلنڈر میں نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فرانس نے جلسہ سالانہ کی تواریخ جولائی کے مہینہ میں مقرر کی تھیں مگر جماعت کی یہ کوشش تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی بڑی جگہ عطا فرمائے جہاں پر پہلے سے زیادہ اعلیٰ انتظامات کے ساتھ جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جاسکے۔ چونکہ اس سلسلہ میں پیرس ہی کے مضافات میں ایک جگہ کی وہاں کی کونسل سے بات چیت آخری مراحل میں تھی اس لئے جلسہ کی تواریخ کو آگے بڑھا دیا گیا۔ وہاں سے انکار کے بعد فوراً جلسہ سالانہ کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا اور یہ تاریخیں تقریباً عین بعین پچھلے سال کے جلسہ سالانہ والی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ تواریخ بغرض منظوری اور دعا بھجوائی گئیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت منظوری عطا فرمائی اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مبلغ سلسلہ بلجیم) کو مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرنے کا ارشاد فرمایا۔

جلسہ کی تیاری کے سلسلے میں جلسہ گاہ کے لئے ایک بڑی مارکی اور ساتھ ضیافت کے لئے بھی اسی طرح کی مارکیز لگائی گئیں۔ اسی طرح کتابوں اور کیسٹس کا سٹال، رجسٹریشن آفس، تکہ کباب اور مٹھائی کے سٹال بھی لگائے گئے۔ جلسہ گاہ میں ڈائس کی عقبی دیوار کو خانہ کعبہ کے بڑے بڑے پورٹریٹ، مینارۃ المسیح اور کلمہ طیبہ سے سجایا گیا۔

۲۹/اکتوبر بروز جمعہ، نماز جمعہ کی ادائیگی اور وقفہ طعام کے بعد ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز تقریب پرچم کشائی سے شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے فرانس کا قومی پرچم اور مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ بلجیم) نے بحیثیت مرکزی نمائندہ لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔

محترم امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اگرچہ ہم ابھی تعداد میں تھوڑے ہیں لیکن اللہ کا فضل شامل حال ہوا تو صبر و استقلال اور عزم و ہمت کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ فرانس کی جماعت یورپ کی جماعتوں میں آگے بڑھنے والی جماعت ہوگی۔

باقی دنوں میں دیگر مقررین نے بھی اردو اور فرانسیسی میں احباب جماعت کو روحانی غذا بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اردو میں کی جانے والی تمام تقاریر کا رواں فرانسیسی ترجمہ پیش کیا گیا۔ علاوہ ازیں تمام پیش کی جانے والی نظموں اور تلاوت قرآن پاک کا بھی فرانسیسی ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

مکرم نصیر احمد صاحب شاہد (مربی سلسلہ بلجیم) مرکزی نمائندہ نے بھی بہت احسن رنگ میں اپنی تقاریر میں سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی زندگی کے واقعات کی روشنی میں احباب پر دل گداز کیفیت طاری کر دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو احسن جزاء دے۔ آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عالیشان روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے ایام کے دوران اجتماعی نماز تہجد، درس القرآن، باجماعت نمازوں کی ادائیگی، کثرت سے ذکر اللہ اور درود شریف اس جلسہ کا حصہ رہے۔ دوران جلسہ ایک مجلس سوال و جواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف قومیت سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کے آخری روز بیعت کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق حاصل ہوئی۔ جلسہ سالانہ میں تقریباً چار سو پچیس (۴۲۵) مرد و زن نے شرکت کی جن کا تعلق دنیا کی تئیس (۲۳) مختلف قوموں سے تھا۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب نے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور دوران سال جماعت احمدیہ فرانس پر ہونے والے بے شمار افضال الٰہی کا اور پورے سال میں تبلیغ اور خدمت خلق کی مد میں ہونے والے کام اور مختلف روح پرور واقعات کا مختصر ذکر کیا۔ آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

قارئین کرام کی خدمت میں اس جلسہ کے تمام کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مقبول بندہ بناوے اور احسن رنگ میں خدمت دین بجالانے کی توفیق بخشے۔ اور تمام شرکاء جلسہ کو اس کی برکات سے دائمی حصہ عطا فرمائے۔

(رپورٹ مرتبہ: بلاغ احمد،
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فرانس)

وصـــایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۷۲ :- میں عطیۃ القدوس بنت مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے مرحوم درویش قادیان قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۷-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- منقولہ جائیداد - زیور طلائی ڈیڑھ تولہ ہے چاندی ۲ دو تولہ ہے۔

۲- غیر منقولہ جائیداد میں ذاتی ایک کنال زمین واقع ترکھاناوالی ہے۔ وہاں موجودہ ریٹ اندازاً ایک کنال کا ایک لاکھ روپے ہے۔ مذکورہ زمین سے اندازاً ۸۰۰/- روپے سالانہ آمد ہوتی ہے۔ خاکسار اس کی آمد کا بمطابق قاعدہ وصیت ۱۶/۱ حصہ آمد میں ادا کرتی رہوں گی اس کے علاوہ بمطابق رہن سہن ماہوار تین سو ۳۰۰/- روپے پر چندہ ادا کرونگی۔ میرے والد صاحب مرحوم موصی تھے ان کی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد ترکہ میں نہیں ملی۔ مذکورہ بالا آمد و جائیداد کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
نصیر احمد عارف قادیان	عطیۃ القدوس قادیان	چوہدری مقبول احمد قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۷۳ :- میں امۃ الباسط فرینہ زوجہ مکرم منصور احمد صاحب قادیان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۰-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت خاکسارہ کی منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طلائی زیور: ہار ۲ عدد ۲۰ گرام - ۱۵ گرام - ۸۶۵۰/- روپے - ۵۲۰۰/- روپے

انگوٹھی تین عدد ۵۰ء۳ گرام - ۷۰ء۲ گرام - ۶۰۰ء۱ گرام - ۱۵۰۰/- روپے - ۱۲۰۰/- روپے - ۶۰۰/- روپے

دو جوڑی کانٹے ۷۵۰ء۸ گرام - ۷۲۰ء۵ گرام - ۳۸۵۰/- روپے - ۲۱۰۰/- روپے

لونگ دو عدد قیمت - ۱۵۰/- روپے

میزان کل مالیت زیورات طلائی - ۲۳۲۵۰/- روپے

۲- زیورات نقرئی

ایک عدد ہار و ایک جوڑی کانٹے قیمت	۳۰۰ روپے	
پازیب ایک عدد قیمت	۲۰۰ روپے	
ایک عدد ہار	۲۵۰ روپے	میزان نقرئی زیورات - ۷۵۰/- روپے

۳- علاوہ ازیں حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار روپے (۲۵۰۰۰/- روپے) ہے۔

مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔

۴- خاکسارہ کے خاوند محترم مولوی منصور احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں ان کی طرف سے ماہانہ تین سو روپے (۳۰۰/-) جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر کسی وقت مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
قاری نواب احمد گنگوہی	امۃ الباسط فرینہ	مبارک احمد

وصیت نمبر 15074

میں مبارکہ بیگم زوجہ مکرم افتخار المجیب صاحب قوم گوڑ برہمن پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.98 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے۔

ا۔ طلائی زیور 13.650 گرام موجودہ قیمت -/Rs.4500

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/2000 روپے

۳۔ آبائی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملا ہے۔

۴۔ اپنے پیسوں سے کوئی جائیداد نہیں بنائی ہے۔

میں مذکورہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار -/500 روپیہ کے اخراجات پر حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ شوہر کی جائیداد سے اگر خاکسار کو کوئی حصہ ملے گا اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

گواہ شد۔ افتخار المجیب	الامۃ۔ مبارکہ بیگم	گواہ شد۔ مستفیض احمد قادیان

بقیہ صفحہ (1)

ہمسایوں اور بے کس اور مفلوک الحال لوگوں کی عید بنائیں تب آپ حقیقی عید بنا سکیں گے۔ جب ان کی عید بنائیں گے تو اللہ آپ کی عید بھی بنادے گا اور اس میں بہت سی حکمتیں اور گہرے راز پوشیدہ ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت میں اب یہ عادت راسخ ہوتی جارہی ہے کہ عید کے موقعے پر وہ اپنے بھائیوں کی غیر معمولی طور پر مدد کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غریبوں اور مسکینوں اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کرنے کے بارہ میں بصیرت افروز متعدد ارشادات اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کے واقعات بیان فرمائے۔

اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بارہا ایسے واقعات گذرے ہیں کہ ایک دشمن نے آپ کو انتہائی گندی گالیاں دیں لیکن آپ کے چہرے پر تیوری تک نہ آئی بڑے تحمل سے سنتے رہے اور ایسے ہی واقعات کے نتیجہ میں بہت سے دل بدلائے گئے اور کئی دشمن جو باہر سے دشمنی لے کر آئے تھے آپ کے اخلاق کریمانہ سے بالکل تبدیل ہو کر گئے اور آپ کے عشاق میں داخل ہو گئے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا جس کے نتیجہ میں آپ اپنے دشمنوں کے دلوں کو اس طرح تبدیل کر دیا کرتے تھے کہ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے وہ آپ پر خون بہانے والے بن گئے۔

فرمایا پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ان اخلاق کریمانہ سے استفادہ کرے گی۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے تمام احباب جماعت عالمگیر کو عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر جنہوں نے عید کارڈ، فیکس، فون اور خطوط کے ذریعے عید کی مبارک بھیجی ہے ان سب کے خط اور پیغام نام بنام میں نے پڑھے یا سنے اور میں بھی ان سب کو عید مبارک پیش کرتا ہوں کیونکہ جواباً ان سب کو اس کثیر تعداد میں عید مبارک لکھنا ممکن نہیں ہے اور بھی بہت سے کام ہیں میں اس خطبہ کے ذریعہ ان سب کو عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

اس دُعا میں اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کیلئے بھی دُعا کریں اور شہداء اور ان کے بچوں کا خدا خود کفیل ہو اور ان کو بندوں کا محتاج نہ کرے۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے دُعا کرائی۔

بقیہ صفحہ دوئم - اہم سبق

اور ۸۲ اروز اس کے بعد آئے اس سال کے آغاز کے وقت رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور سال کا اختتام بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں ہو رہا ہے یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی سال میں دو رمضان آئے ہیں اس سال میں آنے والے رمضان المبارک کا آغاز جمعہ کے دن سے ہوا اور رمضان المباک کا آخری دن بھی جمعۃ المبارک ہے تو رمضان کا شروع بھی جمعہ تھا اور رمضان کا آخر بھی جمعہ ہی ہے۔ اس رمضان المبارک کے عین وسط میں یعنی 15 رمضان کو بھی جمعہ تھا اس سال میں آنے والے رمضان المبارک میں جمعۃ المبارک کا دن پانچ دفعہ آیا ہے جو شاذ ہوتا ہے باوجود اس کے کہ 30 کا مہینہ نہیں بلکہ 29 کا ہے پھر بھی اس مہینے میں پانچ دفعہ جمعہ آیا ہے اور آخری عشرے میں جمعۃ المبارک دوبار آیا ہے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے Friday the 10th یعنی دس تاریخ کا مبارک جمعہ دوبار رونما ہوا ہے پہلا موقع دس ستمبر کا تھا اور دوسرا دس دسمبر جس روز کہ رمضان المبارک کا آغاز ہوا۔ Friday the 10th نے جو برکتیں ہمارے لئے چھوڑی ہیں اور خاص طور پر میری صحت پر اس کا جو غیر معمولی اثر رونما ہوا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔

حضور پرنور نے فرمایا اس سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم اور احسان سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو سو چھبیس افراد کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کا عظیم الشان نشان دکھایا تاریخ ادیان عالم میں اس قسم کا واقعہ پہلے کبھی رونما نہیں ہوا احمدیت کے دائمی مرکز (قادیان) میں امسال منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں کل حاضری اکیس ہزار سے زائد تھی جن میں سولہ ہزار نو مبائعین تھے پس یہ بھی ایک غیر معمولی واقعہ ہے کہ اکیس ہزار کی حاضری قادیان کیلئے بہت بڑی بات ہے لیکن اس میں سولہ ہزار نو مبائعین کی شرکت فتح و نصرت کا ایک سنگ میل ہے۔ حضور پرنور نے فرمایا جہاں تک مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا تعلق ہے اس سال پہلی بار Digital Transmission کو اپنا کر ترقی کے ایک نئے دور میں M.T.A داخل ہوئی ہے۔ باقی دنیا میں جو بڑی بڑی ٹیلیویژن کمپنیاں ہیں وہ بھی ڈیجیٹل پر جارہی ہیں اور آئندہ ڈیجیٹل کا زمانہ آنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت احمدیہ کو بھی یہ توفیق مل گئی اور امسال گیارہ اگست کو مکمل سورج گرہن ہوا جو سائنسی اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا اور اسی سورج گرہن کے موقع پر مجھے بھی پہلی بار نماز خسوف پڑھانے کی توفیق ملی۔

امسال ۲۲ دسمبر کو رمضان المبارک کی چودھویں رات کا چاند غیر معمولی بڑا اور معمول سے زیادہ روشن ہو کر چکا اس کے متعلق سائنسدان کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک سو تینتیس سال کے بعد ہوا اور چاند اتنا روشن تھا کہ اس کا نور کناروں سے چھلک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی کہ باوجود اس کے کہ یہ بادلوں کا مہینہ ہے اس وقت بالکل کوئی بادل نہیں تھا اور بالکل صاف یہ چاند لوگوں کو دکھائی دے رہا تھا سائنسدانوں کا خیال ہے کہ آئندہ سو سالوں تک ایسا ابھرا ہوا چاند دکھائی نہیں دے گا۔

اس کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں نمازوں پر بھی زور ہے اور پھر مالی قربانیوں پر بھی زور ہے کیونکہ اب وقف جدید کے نئے سال کا اعلان بھی ہونے والا ہے اور پھر حضور پرنور نے چند احادیث قیام نماز کی تاکید اور صدقہ و خیرات کی ترغیب و تحریض پر بیان فرمائیں اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات مالی قربانیوں کے تعلق میں پیش فرمائے۔

حضور پرنور نے فرمایا یہ کثرت کے ساتھ نو مبائعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نو مبائع بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ یہ تحریک انشاء اللہ کامیاب ہوگی ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نو مبائعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی بکثرت نئے آنے والوں کو شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔

بقیہ صفحہ دوئم - وقف جدید

المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا تاکہ بچپن ہی سے دلوں میں اس تحریک میں شمولیت کا احساس پیدا ہو اور بڑھتا چلا جائے۔ 25 دسمبر 1985 کو میں نے یہ تحریک پہلی بار پوری دنیا تک وسیع کرنے کا اعلان کیا اس سے پہلے یہ تحریک صرف ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش تک محدود سمجھی جاتی تھی یعنی وہاں کے لوگ ہی اس مالی تحریک میں حصہ لیا کرتے تھے پھر خیال آیا کہ ساری دنیا کا حق ہے اس مالی قربانی سے ان کو کیوں محروم کیا جائے چنانچہ پہلی بار اس تحریک کو سب دنیا میں وسعت دینے کا اعلان کیا۔ اس پندرہ سال کے عرصہ میں اب تک یہ تحریک پورے ایک سو ممالک میں پھیل چکی ہے اس پہلو سے یہ سال وقف جدید کے لئے بھی ایک نمایاں سنگ میل کے طور پر بن کے ابھرا ہے۔ اس نئے سال کی برکات میں سے یہ بھی ایک نمایاں برکت ہے۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت تک کی موصولہ رپورٹوں کے مطابق وقف جدید کی کل وصولی دس لاکھ چوہتر ہزار پانچ سو پونڈ بنتی ہے یہ وصولی گذشتہ سال کی وصولی سے اکتالیس ہزار پانچ سو پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اسی طرح امسال وقف جدید کے مجاہدین کی تعداد میں بھی چوبیس ہزار پانچ صد اڑتیس کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے ایک بڑی تعداد نو مبائعین کی ہے۔ امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی مالی قربانی میں امسال بھی دنیا بھر میں اول رہا ہے۔ جہاں تک نئے مجاہدین کو شامل کرنے کا تعلق ہے اس میں بھی امریکہ کا کام نمایاں ہے انہوں نے امسال پانچ سو نواسی نئے مجاہدین بنائے ہیں۔ جن میں سے انچاس نو مبائعین ہیں۔ پاکستان کو امسال بھی جو امریکہ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے شدید اقتصادی مشکلات کے باوجود مقررہ ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق ملی ہے الحمد للہ جماعت جرمنی حسب سابق دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے برطانیہ نے امسال جرمنی سے آگے بڑھنے کیلئے بہت زور مارا مگر کچھ پیش نہیں گئی۔ حضور نے فرمایا مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام یہ ہیں امریکہ نمبر ایک پاکستان نمبر دو جرمنی نمبر تین برطانیہ نمبر چار کینیڈا پانچ بھارت چھ سوئزرلینڈ سات انڈونیشیا آٹھ جاپان نو اور بیلجیم دس۔

امسال وقف جدید میں نمایاں کام کرنے والوں میں ناروے بھی ہے برما۔ ہالینڈ۔ فرانس۔ ماریشس اور بوسنیا بھی قابل ذکر ہے بوسنیا اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال پہلی بار بوسنیا کو وقف جدید میں شمولیت کی توفیق ملی اور یہ آغاز صرف چھ مجاہدین وقف جدید کے ذریعہ ہوا جبکہ اس سال 29 مجاہدین نے بوسنیا سے وقف جدید میں شرکت کی ہے۔

کئی نئی جماعتوں کو بھی وقف جدید میں پہلی بار شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جس کی وجہ سے کل ملا کر ایک سو جماعتیں بن جاتی ہیں۔ مدغاسکر۔ بلغاریہ۔ چک ری پبلک سلاوک ری پبلک۔ گنی۔ ہونا کری۔ مالی۔ ملاوی۔ برونڈی۔ مراکش۔ تیونس آسٹریا۔ یونان۔ بھوٹان۔ نیپال۔ البانیہ۔ مقدونیا اور ایتھوپیا اس طرح امسال 17 نئے ممالک وقف جدید میں شامل ہوئے جن میں آخری ہونے والا ایتھوپیا ہے حبشہ جسے کہتے ہیں اور یہ صرف دو چار دن پہلے اطلاع ملی ہے کہ ایتھوپیا کو بھی شامل ہونے کی توفیق مل گئی ہے۔

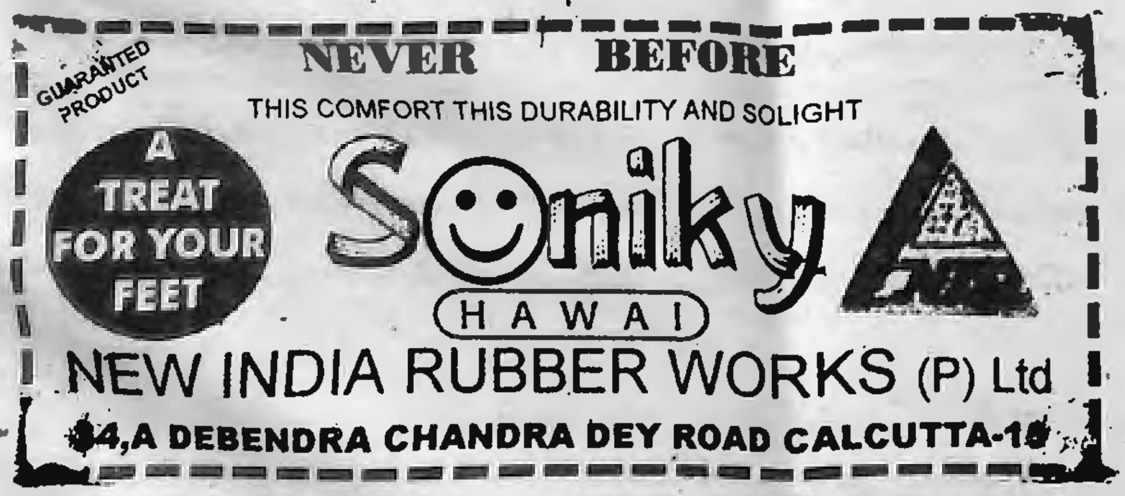

بقیہ صفحہ: (7)

کہ دلہن بنے ہوئے ہیں اور میرا نکاح ان کے ساتھ ہوا پھر خود ہی تعبیر فرمائی کہ آخران کے بچوں کی کفالت کرتا ہی ہوں یہ تو نکاح ہوا ہے۔ مگر جس فائدہ کے لئے نکاح ہوتا ہے وہ بھی تو سنئے حوالہ تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ:۲۸۹ پر ہے (مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے) ایک بار ارشاد فرمایا: میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن و شوہر میں ایک دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور نہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔ پھر کہتے ہیں انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرکے ہمیں مرید کرایا اور ہم نے حضرت سے سفارش کرکے انہیں مرید کرادیا اس عبارت کے بعد یہ توضیح اور ہے حکیم محمد صدیق صاحب کاندھلوی نے کہا۔ الرجال قوامون علی النساء (یعنی مرد حاکم ہیں عورتوں پر) آپ نے یعنی رشید احمد گنگوہی نے فرمایا ہاں آخران کے بچوں کی تربیت کرتا ہوں۔

شاید ابھی دیوبندیوں کی سمجھ میں نہ آئے اور کہیں کہ یہ تو خواب کی باتیں ہیں خیالات ہیں حالانکہ یہ وہی بے داری کے حالات و واقعات ہیں جن میں دن گزرتا تھا۔ رات کو خیالات بن کر خواب میں نظر آتے تھے پھر خود ہی بے داری میں ان کو مجمع عام میں بیان کرتے تھے اسی سے ہر منصف مزاج اکابر دیوبند کے پاکیزہ جذبات وخیالات کا اندزہ کرسکتا ہے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے باہمی زن و شوہری تعلقات کے بے داری کا واقعہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی اشرف التنبیہ مطبوعہ تجلی پریس دہلی کے صفحہ:۶۷ پر درج ہے ("الدیوبندیت" از حافظ ملت علامہ شاہ عبد لعزیز محدث مراد آبادی)

نمبر ۸: مولانا تھانوی کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں: شرف السوانح کے مصنف اور تھانوی کے نہایت چہیتے مرید خواجہ عزیز الحسن نے ایک بار شرماتے ہوئے عرض کیا کہ "میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتی حضور کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا نہایت درجہ مسرور ہوکر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا" (اشرف السوانح جلد ۲ صفحہ:۳۸) مریدوں کو منکوحہ بننے کی تمنا پر داد تحسین ثواب ملے گا کہہ کر دے رہے ہیں (تبلیغی جماعت کا نصاب الحاج مولانا منشی خطیب عبد الرحمٰن عمری دار الکتاب نئی دہلی) پس یہ وہ دیوبندی مذہب کی ہومیو سیکچویل شادیاں ہیں جن پر پردہ ڈالنے کے لئے جماعت احمدیہ پر حملے کئے جارہے ہیں۔ ان کا چہرہ دیکھیں کس قدر بھیانک اور مکروہ ہے ان کا گراف اتنا گرچکا ہے کہ کوئی ذلیل سے ذلیل حیوان بھی ان مولویوں کے اخلاق سوز کارناموں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

مولانا سید محمد علی صاحب خانقاہ رحمانی مونگھیر کا ایک خواب ملاحظہ کریں: تحریر فرماتے ہیں ہم نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ اپنی والدہ سے صحبت کی اور اپنے بھائی کو مار دیا یہ دیکھ کر ہم بہت گھبرائے حضرت سے عرض کیا (حاشیہ میں لکھا ہے یعنی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ) فرمایا کہ اس خواب کا دیکھنے والا ولی ہوگا... سالک راہ خدا جب تک اپنے بھائی کا سر نہ کاٹے اور اپنی ماں سے صحبت نہ کرے مسلمان نہیں ہوتا" (ارشاد رحمانی و فضل یزدانی صفحہ:۴۹ مولفہ مولوی محمد علی صاحب مونگھیری) قرآن کریم اور احادیث نبوی میں تو مسلمان اور ولی بننے کا یہ نسخہ ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیا بلکہ اس کے برعکس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود نامسعود اور امت محمدیہ میں مشابہت بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر کسی بدبخت یہودی نے اپنی ماں سے صحبت کی ہوگی تو میری امت میں بھی ضرور کوئی ایسا بد قسمت ہوگا جو ایسا کرے گا۔ پس دیوبندی مولویوں کے یہ وہ اخلاق و کردار ہیں جن پر ان مولویوں کو بڑا ناز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محمدی بیگم سے نکاح والی پیشگوئی تو بڑی شان کے ساتھ اس طرح پوری ہوئی کہ اس عورت کا سارا خاندان احمدیت کے حصار میں پناہ حاصل کرچکا ہے مگر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ سلام ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں فرمایا تھا کہ اس کی طرف سے کتے رہ جائیں گے بہت سے سو یہ وہ کتے ہیں جو سو سال سے جماعت احمدیہ پر بھونکنے کے لیے باقی رہ گئے ہیں:

حضور علیہ السلام کی وفات ہیضہ سے نہیں ہوئی:

جن دنوں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تھی ان دنوں میں لاہور شہر میں ہیضہ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اگر بفرض محال وفات ہیضہ سے ہوئی ہوتی تو گورنمنٹ ڈاکٹرس اپنی سرٹیفکیٹ میں اس کا ذکر ضرور کرتے اور حضور علیہ لسلام کے جسد اطہر کو بذریعہ ریل قادیان لے جانے کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ علاوہ ازیں مولانا ابو الکلام آزاد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی خبر کو سن کر امرتسر سے لاہور تشریف لے آئے اور جنازہ کے ساتھ بٹالہ تک سفر کیا۔ مگر انہوں نے بھی اپنے تبصروں میں جو انہی دنوں اخبار وکیل امرتسر میں لکھے تھے ہیضہ سے وفات پاجانے کا ذکر نہیں کیا تو صاف ظاہر ہے سو سال بعد مولوی محمد اقبال رنگونی مانچسٹر کے دماغ کو ہیضہ ہوگیا ہے جو رنگ برنگے دست منہ سے آرہے ہیں۔ پس یہ یہود خصلت مولویوں کی اڑائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں جو ہیضہ کی تعفن کی طرح بدبو پھیلا رہی ہیں۔

بخاری مسلم اور ابو داؤد کی حدیثوں میں بیماری سے مرنے والے یہاں تک کے طاعون سے مرنے والے کو بھی شہید کہا گیا ہے ویسے مولوی حافظ محمد اقبال رنگونی آپ کے پیر و مرشد مجدد رسول مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات کے متعلق کیا خیال ہے پہلے وہ اندھے ہوئے اس کے بعد سانپ کے کاٹنے سے مرے دراصل مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی موت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے مباہلہ کے نتیجہ میں تھی۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ہم آخر پر اس جوابی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر ختم کرتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے سخت دل قوم تمہیں کس نے چاند پر تھوکنا سکھلایا کیا تم اس سے لڑو گے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اپنے دلوں میں غور کرو کہ کبھی خدا نے کسی جھوٹے کے ساتھ ایسی رفاقت کی کہ قوموں کے ارادوں اور کوششوں کو اس کے مقابل پر ہر ایک میدان میں نابود کردیا اور ان کو ہر ایک کو اس کے حملہ میں نامراد رکھا۔ باز آجاو اور اس کے قہر سے ڈرو اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کردیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی بلکہ دعاؤں کا اثر یہ ہوا کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے تم نے میرا نام کذاب رکھا۔ لیکن مسیلمہ تو وہ تھا جس کا ایک ہی جنگ میں خاتمہ ہوگیا مگر تم تو بیس برس تک جنگ کئے گئے اور ہر جنگ میں نامراد رہے کیا سچوں اور مومنوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم گھٹتے جاتے اور ہم بڑھتے جاتے ہیں اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کس نے تم میں سے مباہلہ کیا کہ آخر اس نے ذلت یا موت کا مزہ نہ چکھا۔ اول تم میں سے مولوی اسمٰعیل علی گڑھ نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا سو تم جانتے ہو کہ شائد دس سال کے قریب ہوچکے کہ وہ مرگیا۔ اور اب خاک میں اس کی ہڈیاں بھی نہیں مل سکتیں۔ پھر پنجاب میں مولوی غلام دستگیر قصوری اٹھا اور اپنے تئیں کچھ سمجھا اور اس نے اپنی کتاب میں میرے مقابلہ میں یہ لکھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا۔ سو کئی سال ہوگئے کہ غلام دستگیر بھی مرگیا وہ کتاب چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی اٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا اور جھوٹے پر لعنت کی اور تھوڑے دنوں کے بعد اندھا ہوگیا دیکھو اور عبرت پکڑو پھر بعد اس کے مولوی غلام محی الدین لکھو کے والا اٹھا اس نے بھی ایسے ہی الہام شائع کئے آخر وہ بھی جلد دنیا سے رخصت ہوگیا۔ پھر عبد الحق غزنوی اٹھا اور بالمقابل مباہلہ کرکے دعائیں کیں کہ یہ جھوٹا ہے خدا کی اس پر لعنت ہو برکتوں سے محروم ہو۔ دنیا میں اس کی قبولیت کا نام و نشان نہ رہے سو تم خود دیکھ لو کہ ان دعاؤں کا کیا انجام ہوا اور اب وہ کس حالت میں اور ہم کس حالت میں ہیں۔ دیکھو اس مباہلہ کے بعد ہر ایک بات میں خدا نے ہماری ترقی کی اور بڑے بڑے نشان ظاہر کئے آسمان سے بھی اور زمین سے بھی اور ایک دنیا کو میری طرف وجوع دے دیا۔ اور جب مباہلہ ہوا تو شائد چالیس آدمی میرے دوست تھے اور آج ستر ہزار کے قریب ان کی تعداد ہے اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ اور ایک دنیا کو غلام کی طرح ارادتمند کردیا۔ اور زمین کے کناروں تک مجھے شہرت دے دی۔ (نزول المسیح صفحہ:۳۲-۳۳)

پس جس خاندان کو محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی پر اعتراض ہونا چاہئے تھا یعنی محمدی بیگم کے خاندان کو وہ تو مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر آپ کی غلامی کا دم بھر رہا ہے مگر مانچسٹر کا رنگونی ملاں بڑا پریشان ہے۔ شاید یہ پریشانی اس کی موت تک قائم رہے۔

طالبان دُعا:-
آٹوٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ESTD:1935
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 49 Thursday, 13/20th Jan 2000 Issue No: 2/3

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے درج ذیل تفصیل سے مجلس عاملہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور بہترین رنگ میں خدمات کی سعادت و توفیق عطا فرمائے۔(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

۱-مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب	نائب صدر اوّل	۱۱-مکرم سفیر احمد صاحب شمیم	مہتمم تبلیغ
۲-مکرم خالد محمود احمد صاحب	نائب صدر دوم	۱۲-مکرم شیخ محمود احمد صاحب	مہتمم تربیت
۳-مکرم زین الدین صاحب حامد	معتمد	۱۳-مکرم محمد اسماعیل طاہر صاحب	مہتمم تجنید
۴-مکرم شعیب احمد صاحب	ایڈیشنل معتمد و مہتمم تعلیم	۱۴-مکرم مصباح الدین صاحب نیّر	مہتمم صنعت و تجارت
۵-مکرم حبیب احمد صاحب طارق	مہتمم مال	۱۵-مکرم عبد المحسن صاحب مالاباری	مہتمم خدمت خلق
۶-مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ	مہتمم عمومی	۱۶-مکرم فخر احمد صاحب چیمہ	مہتمم اطفال
۷-مکرم قاری نواب احمد صاحب	مہتمم وقفِ جدید	۱۷-مکرم فاروق احمد صاحب منصوری	مہتمم صحتِ جسمانی
۸-مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ	مہتمم تحریک جدید	۱۸-مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب	مہتمم مقامی
۹-مکرم سی۔ شمس الدین صاحب	مہتمم وقارِ عمل	۱۹-مکرم نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	محاسب
۱۰-مکرم مظفر احمد صاحب ناصر	مہتمم اشاعت		

اب میلوں دور سے ہوگا دل کا آپریشن

مستقبل میں سرجن اب آپریشن تھیٹر میں یہاں تک کہ اسی شہر میں یا ملک میں موجود رہے بغیر دل کے مریضوں کا آپریشن کر سکتے ہیں۔ امریکہ کے پینسلوینیا سٹیٹ یونیورسٹی کے ریسرچ سکالروں نے ابھی حال ہی میں روبوٹ کی مدد سے ایک دن میں ۷ امریضوں کے کامیاب آپریشن کر کے مستقبل میں سینکڑوں ہزاروں میل دور سے دل کی نان انوینسو سرجری ممکن ہونے کی راہ ہموار کی ہے۔ اس سرجری کیلئے استعمال ہونے والے آلات کو فروغ کمپیوٹر موشن نامی کمپنی نے دیا ہے۔ اس کی مدد سے جسم میں بہت چھوٹا سوراخ کر کے انڈوسکوپی کی مدد سے جسم میں کمپیوٹر سے چلنے والا بیحد چھوٹا کیمرہ فٹ کر دیا جاتا ہے۔ یہ کمپیوٹر سرجن کی ہدایت پر کام کرتا ہے اور سرجن کی نقل و حرکت کی نقل کرتا ہے۔ اس کمپیوٹر تک ڈاکٹر کے ہاتھوں کی سرگرمیوں کو پہنچایا جاتا ہے جو ڈجیٹل ٹیکنالوجی کی مدد سے آپریشن روم کے آپریشن ٹیبل سے جڑے دو روبوٹک ہاتھوں کو ہدایت کرتا ہے۔ ڈاکٹر ڈار الف ڈینیانو نے بتایا کہ انہوں نے پچھلے ۱۰ مہینوں میں ۷ امریضوں کا آپریشن کیا ہے اور سبھی مریض بخیریت ہیں۔ کسی بھی مریض کو روبوٹ پر مبنی آپریشن کی وجہ سے آپریشن کے دوران یا بعد میں کسی طرح کی پریشانی یا پیچیدگیاں نہیں ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ مریض کو ہارٹ لنگ مشین پر رکھا گیا ہے۔ آپریشن کی مدد سے سبھی مریضوں کو ایک بائی پاس گرافٹ لگایا گیا۔ اس کے بائیں طرف کی اندرونی میموری خون کی نس کو اس آلہ کی مدد سے ہٹا دیا گیا اور اسے گرافٹ کی مدد سے بائیں طرف کی ڈیسینڈنگ کورونری آرٹری سے جوڑ دیا گیا۔ یہی خون کی نس دل کے بائیں چیمبر کو خون کی سپلائی کرتی ہے۔ یہ چیمبر دل کا مین پمپنگ چیمبر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گرافٹ کی ہوئی سبھی رگیں آپریشن کے دو ماہ بعد بھی ابھی بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور ان میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس کمپنی کی ترجمان ہولی مالیا نے بتایا کہ ان کی کمپنی ۲۰۰۰ کے شروع میں جینیس نامی اس آلہ کے دوسرے مرحلہ کے تجربہ کی شروعات کرے گی۔ ترجمان نے بتایا کہ ان کی کمپنی نے ایف ڈی اے سے اس آلہ کا ہسپتالوں میں مختلف سطحوں پر قریب ۱۰۰ امریضوں پر تجربہ کرنے کی اجازت دینے کی اپیل کی ہے۔ اس آلہ کی مدد سے آپریشن کرنے کے دوران سرجن مریض کی چھاتی میں پینسل کی ناپ کے تین چھید کرتا ہے۔ دو چھیدوں میں قینچی اور چمٹی جیسے بیحد چھوٹے سائز کے سرجیکل آلات داخل کرائے جاتے ہیں۔ جبکہ تیسرے چھید سے کیمرہ پاس کرایا جاتا ہے۔ کیمرہ چھاتی کے اندر کی تصویریں بھیجتا ہے اور سرجن اسے کمپیوٹر سکرین پر دیکھتا ہے۔ یہ کمپیوٹر ٹرینگولر تصاویر دکھاتا ہے۔(میڈی میڈیا)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے محکمہ نظامت تعمیرات میں ایک Civil Engineer کی تقرری مقصود ہے۔ اس اسامی پر کام کرنے والے انجینئر کو مبلغ 3120 روپے ماہوار بالمقطہ مشاہرہ ملے گا۔ جو احباب خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی سندات کی مصدقہ زیراکس کاپی اپنے صدر حلقہ و صدر عمومی/امیر/صدر جماعت مع صوبائی امیر کے توسط سے نظارت علیاء قادیان میں ایک ماہ کے اندر اندر یعنی 31-1-2000 تک بھجوا دیں۔ واضح ہو کہ درخواست کنندہ کو کسی سرکاری ادارہ یا یونیورسٹی سے سندیافتہ ہونا ضروری ہوگا۔ اس اسامی پر کام کرنے والے انجینئر کو قادیان میں فی الحال اپنی رہائش کا خود انتظام کرنا ہوگا۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

قابل تقلید

الحمد للہ کہ صوبہ ہریانہ میں نومبائعین کی تربیت کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے منظم طریق پر شروع ہو چکا ہے۔

☆۔ ابھی حال ہی میں صوبہ کو چار زون میں تقسیم کر کے لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام اجتماعات منعقد کرائے گئے ہیں۔

☆۔ 24 نئی جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ کی مجالس کا انعقاد کر کے صدران لجنہ کے انتخابات عمل میں لائے گئے ہیں۔

☆۔ نومبائعات کی تربیت کیلئے ہندی زبان میں آسان سلیبس تیار کیا گیا ہے۔

ہندوستان کے دوسرے صوبہ جات کیلئے صوبہ ہریانہ میں ہونے والا کام قابل تقلید اور مثالی ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

......آوازِ خلق......

جناب بلوان سنگھ خالصہ تھاپر نگر میرٹھ (یوپی) سے لکھتے ہیں:۔

"آپ نے ہند سماچار جالندھر میں ایک لدھیانوی مُلّے کا شر انگیز اشتہار پڑھا ہی ہوگا ہمارے سیکولر انسانیت پرست انسانیت نواز دیش اور اس کے ودھان (آئین) کی دھجیاں اُڑادی ہیں اس درندہ صفت مسلم فرقہ پرست نے۔ دیش کا 85 فیصد ہندو کسی دیگر مذہب فرقہ سے اختلاف رکھتا ہو لیکن یہ پاکستانی مسلم ڈکٹیٹرانہ ذہنیت کی قسم تو اس میں ذرہ بھر نہیں ہے اس کی بذریعہ اشتہار منافرت انگیز تحریری شر انگیزی کرنے کی اسکی جرأت حکومت کا نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے حصول ووٹ کا لالچ ذمہ دار ہے میں نے اس اشتہار کی کٹنگ ہوم منسٹری کو لکھی ہے۔ حقوق انسانیت کی محافظ جماعتوں پارٹیوں کمشنوں کو کڑے الفاظ میں اپنی جماعت کی طرف سے مجبور کریں کہ فوری سخت سے سخت ایکشن لیا جائے اور ان امن دشمن غدار ان ہند کا دماغ ابھی سے درست کیا جائے۔

زلزلہ کی قطعی پیشگوئی کرنا انسانی اختیار میں نہیں

سائنس اور ٹیکنیک نے حالانکہ بہت ترقی کر لی ہے۔ پھر بھی ہماری جدید سائنس زلزلے کے بارے میں پیشگوئی نہیں کر سکتی۔ چینیوں کے پاس زلزلے کی پیشگوئی کرنے کا ایک انوکھا ہی طریقہ ہے۔ چین کے کچھ حصوں میں زلزلے آنا عام بات ہے۔ چینی سائنسدانوں نے ۱۹۷۵ میں زلزلے کی پیشگوئی کرنے میں کامیابی حاصل کی پیشگوئی کی گئی تھی کہ ہیچین شہر میں زلزلہ آئے گا۔ پیشگوئی کی وجہ سے تمام شہر کو خالی کرا لیا گیا تھا۔ شہر کے خالی ہونے کے دو گھنٹے بعد ایک تباہ خیز زلزلے نے شہر کو ہلا دیا۔ لیکن ۱۹۷۵ء کے بعد چینی سائنسدان کئی زلزلوں کی پیشگوئیاں نہیں کر سکے۔ اس لئے ان کے ذرائع میں ابھی اور ریسرچ کی ضرورت ہے۔ حالانکہ چینی سائنسدانوں نے زلزلے کی پیشگوئی کی ٹیکنیک کو آگے ضرور بڑھایا ہے۔

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893